

۱۳۵۳

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ

۱۳۵۳

# خیابانِ فطر

۱۳۵۳

۱۳

سرکارِ عالم علیٰ کرم صلی اللہ علیہ وسلم  
مجلدِ اعظم ششم پریس چار مینار حیدرآباد دکن

# التماس

اس نسخہ خیابانِ فطرت کا زیادہ تر حصہ احکامِ قرآنی سے ماطو کیا گیا ہے جس میں اصل اصولِ اسلام اور اسکی سائنس سمجھا بقت و رہنما جامع و مختصر تلخیص اسلام اور حالات انبیاء علیہم السلام و اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ مختلف جذباتِ فطرت علیحدہ علیحدہ نہایت سلیس و عام فہم اردو میں منقولہ کئے گئے ہیں جن میں نہ استعارہ اور نہ تائید شاعری ہیں۔ اور نہ گل و بلبل کا افسانہ اور نہ مجاز و زینتی و محبت کا چسکہ۔ بلکہ حقیقی جذباتِ فطرت ایک ایسے سادہ و سادہ و دلکش پیر میں نظم کئے گئے ہیں جس سے انسان کو انسان کا حال ہو نیکار راستہ مل سکے۔ اور شاعری میں ایک ایسا نیا راستہ کھل جائے جس سے ہر پرہیزگار اور نیکو انسان چہرے نیک و طبع آزمائی فرما کر نیک نوع انسان کو راہِ راست دکھائیں نئی نئی شگوفہ کاری پیدا کر سکیں۔ امید کہ تمامی اقوام اور ہر فرقہ کے مسلمان بھائی اس نسخہ کی ہر ایک نظم کو سلسلہ وار بنظرِ غور و ملاحظہ فرمائیں گے جس سلسلہ کو شروع سے آخر تک دیکھنے کے بعد معلوم ہو جائیگا کہ حقیقتاً اسلام کیا چیز ہے جس میں بجز حقیقی عقائد اسلام ظاہر کر نیکی کسی کیسی قسم کا کوئی اعتراض نظر نہ آئے گا۔ جس کسی کی دل شکنی کا باعث ہو سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی التماس ہے کہ میں عامی پرمعاصی کوئی ولی ہوں نہ عالم و فاضل۔ نہ شاعر ہوں نہ مجھے شاعری کا دعویٰ ہے اس لئے ان حصصِ نظم میں اگر کوئی غلطی یا خطا نظر آئے تو بنظرِ خطا پوشی معاف فرمایا جائے اور میری یہ خدمت نظرِ امتحان سے ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہے تو میری عاقبت بخیر کی دعا فرمائی جائے۔

خاکسار  
میر نصرت علی تانمہ مدد نسل کا

# تقریظ

حضرت پیر محمد علی حاج مولانا محمد عبد القادر صاحب یقنی قادری رضوی صدیق بنیاد

— (کلیجہ بنیاد) —  
اللہ ربی محمد نجیبی

ماضی مستقبل کا آئینہ ہے۔ آئینہ کیا ہو والا ہے دیکھنا چاہتے ہو تو ماضی میں دیکھو کہ ان حالات میں کیا ہوا۔ تو ایس الہی اٹل ہیں۔ تو زمین قدرت ناقابل تبدیل ہیں قل یزوا فی الارض فانظروا آیت کان عاقبتہ المکذبین۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف میں انبیاء سابقین و اہل ان کے زمانے کے ستم و ستم کے قصے صرف ایک ایک بار ذکر کئے گئے ہیں بلکہ ان کے مختلف پہلوؤں کو دکھانے کے لئے گونا گوں عبرتناک حالات پر توجہ دلانے کے لئے بار بار بیان کئے گئے ہیں۔ قاعدہ و ایا اولی الالباب اسی مقصد کو پیش نظر رکھ کر مجبی مولوی میر نصرت علی صاحب ناظم عدالت ننگنڈہ نے ایک نظم موسوم بہ ”خیابان فطرت“ لکھی ہے جس میں انبیاء و خلفاء کے حالات درج ہیں۔ اشعار سلیس اور واضح ہیں کم استعداد اشخاص عورتیں اور بچے بھی اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ خدا نے جس کو حیشم عبرت عطا کی ہے وہ عبرت لے سکتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ ان کو جزا بخیر عطا کرے۔ اور لوگوں کو اس کے مطالعہ اور استفادہ کی توفیق عطا کرے۔

شہد تخت  
مولانا حضرت محمد عبد القادر صاحب

# فہرست مضامین

## خیابان فطرت

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۵	کلہ طیب	۵	امڈ اکبر
"	ولہ	۵	دین فطرت
"	دعائیات	۱۰	مذہب و فطرت
۲۶	ولہ	"	ضرورت دینداری
"	ولہ	۱۱	دلیل حشر
"	ولہ	"	آخری سفر
"	ولہ	۱۲	سائنس کے کرشمے
۲۷	ولہ	۱۴	غضب و عفو
"	نعت	۱۵	اسرار الہی بامعنی
۲۸	مختصر حالات انبیاء برگزیدہ	۱۸	دعائے سورہ فاتحہ
۴۲	عروج و زوال اسلام	۱۹	دعائے حصول دارین
۶۶	فرقہ پرستی	۲۰	اسرار سرکار دو عالم بامعنی
			و قد و نبوت صحاح لازم و ملزوم

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۷۹	شاہ راہ ترقی	۶۷	عراط مستقیم
"	خیر الامور او طبیب	۷۰	قوت انسان
۸۰	عجبت	۷۱	راہ طریقت
"	مشورہ	۷۲	صاحب دل
۸۱	آہ مظلوم	۷۳	دقت سحر
"	شبہ	۷۴	اطاعت
"	ارلاف بیجا	"	اعمال نیک
۸۲	شرافت کی کسوٹی	۷۵	اعتبار و صداقت
۸۲	پیش خمیہ بدبختی	۷۶	پردہ پوشی
۸۳	جوانی	"	ہر دلعزیزی
"	تماشہ بینی	۷۷	زعم گفتار
۸۴	سناظرہ تقدیر و تدبیر	"	بصلائی کا ایک لفظ
۸۵	قومی اتفاق	"	اخلاق کا ثمر
۹۱	تجارت	۷۸	لطف زندگی
"	صنعت و حرفت	"	بدگوئی
"	نیرنگ شام و سحر	۷۹	چراغ علم
۹۳	بہار و خزاں	۸۰	



## (۱) اللہ اکبر

اللہ اکبر ہے بڑا ہے ہر ایک شے میں جلوس ہے  
از جزو تا کل سب کا وہ خالق کوئی نہ معبود اس کے سوا ہے

## (۲) دین فطرت

ہے اگر تجھ کو تلاش دین فطرت یا انجی  
یوں تو سب میں ہیں معایب اک خدا ہے عیب ہے  
اک اصولی بات مذہب کی سنو دل سے ذرا  
یہ تو دنیا میں بڑی چھوٹے مذاہب ہیں  
جیسے جیسے سائنس کو ہوگی ترقی بالیقین  
دیکھ لے یہ ہے حقیقت مذہب اسلام کی  
بہل سیکر مذہب ہے کہیں نسبت کوئی  
تم فروعاتی کھیلوں میں نہیں جاؤ کبھی  
سائنس سے تطبیق ہو گئی مذہب اسلام کی  
ویسے ویسے ہوں عیاں احکام قرآن زحی

سائنس کا ظاہر بہت شگفتہ میں برآسمان  
جیسے قوت اس زمین کو شمس کی ہے عطا  
غیر قوت کے بھلا کسی چلے کوئی مشین  
مثلاً اس سے عیاں ہو برتر از ہم و کمال  
ہے نہیں معبود کوئی۔ ایک اللہ کے سوا  
ذاتِ احد ایک۔ لا تعداد اسکی ہیں صفات  
کوئی بھی قوت نہیں سین اسکا دخل ہو  
اپنی ہر قوت سے قوت اس نے دی انسان کو  
ساتھ قوت کو دیا علم و عمل پر قدرت  
حضرت انسان سے بڑھ کر کون ہے دیکھتا  
کوئی بھی تخصیص میں قوم و مذہب کشیں  
سائنس کی ثابت ہوا چھوٹی سی چھوٹی کڑیں  
جسکی ہوا آواز وہ بھی جیسے ہر گن نہیں  
یہ نہ سمجھو بے سبقت سے لکھا ہے اسے  
بعد نیکے فضائیں روض اڑتے ہی پھرے

ہیں وہ سب گشت میں جیڑیں انکسری  
ویسے اُن شمس کو قوت ہے عطا و ازدی  
دوسری ہے اُس کا کھیل اور عشوہ گری  
وہ خدائے دو جہاز یا جسے ہے برتری  
لا الہ اور الا اللہ کی ہے معنی یہی  
وحد ہے لا شریک اسکا نہین ثانی کوئی  
ہے اُسی نسبت سے ہر اک نام اُس کا لازمی  
اشرف المخلوق دنیا ہے فقط انسان ہی  
جس کا جی چاہے کرے وہ فعل نیکی یا بدی  
زیر ہے ہر ایک اس کوئی جن ہو یا پری  
ایک ہے انسان۔ ربہ میں سادی ہیں سہی  
رہتی جاتی ہیں حفاظت سے فضائیں لازمی  
دے ثبوت اسکا اگر موفون تکو اس گھڑی  
بے سبب ہوتا نہیں قدرت کا کوئی کام بھی  
جسم کو چاہو جلاد و دفن کر دو کچھ سہی

۱۔ دیکھو نظم نمبر ۱۹، اسرار الہی یا معنی۔ ۲۔ دیکھو نظم نمبر ۱۲، وحدت و نبوت کا لازم و ملزوم ہونا  
اور دیکھو نمبر ۸، غضب و عفو۔ اور دیکھو نمبر ۲۶، قوت انسانی۔

سائنس کی رسوخیں جب ہوگی جذبات سے  
یعنے سر پر آئیں گے جب آفتاب تابدار  
سائنس کی رو سے فنا ہرگز نہیں روح کو  
ساتھ تو شدہ اس کا لیکر جائیں ہم پیش خدا  
جس کو چاہے بخش دے اپنا تقرب دے اسے  
آگ میں ڈالے اسے جلوے دوزخ میں ام  
یہ سمجھو خدا نامصطف و بیدادگر  
کچھ نہیں اس پر گلہ کر ہم نہ سمجھیں اس کے از  
معرفت کی ہر ورق کے دو دو صفے ہیں عیا  
جانتے ہیں سب ہر قانون قدرت بالیقین  
اس اہم قانون کو پردہ میں وہ کیوں کر رکھے  
صاف ہوا اس کے عیاں قانون قدرت درجہاں  
اسکو دھونڈو آسمانی ہر کتاب میں بالفور  
گر تہ اس کا نہ پاؤ دیکھ لو قرآن کو  
معرفت کی منزلیں سب ہیں اسی میں ترج

ہو گا پورا حکم قرآنی بروز آخری  
ہو فنا ہر ایک شے دنیا کی چھوٹی یا بڑی  
یا فضا میں جو کہ ہے محفوظ نیکی یا بدی  
داور محشر کے آگے ہو حساب آخری  
جس کی چاہے اس کو کرے لعنتی و دوزخی  
پھر نہ حالت اس کی بدلے فیصلہ آخری  
ہم رہے دنیا میں جب تک ہنمانی کچھ نہ کی  
اس نے امر و نہی کی بیشک ہدایت سکودی  
اک اچالاک اندھیرا اک جلی اور اک خفی  
ان نظام عالم کا جس پر منحصر ہے لازمی  
جبکہ ہر باطن کو ظاہر کرنے والا ہے وہی  
لازمی تر خفی کے ساتھ ہے ستر جلی  
آسمانی جن کتابوں کو سمجھتے ہیں سبھی  
ہے یہی قانون قدرت لازمی و لا بدی  
ہیں اسی میں کل امور و نیوی و اخروی

۱۔ دیکھو نظم نمبر (۷) سائنس کے کرشمے اور دیکھو نظم نمبر (۵) دلیل حشر دیکھو نظم

نمبر (۴) ضرورت دین داری۔



یہ کلام اللہ کا ہونے کا بڑا ثبوت  
 سب کتابیں آسمانی دیکھ لو گئے آپ جب  
 کیوں نہ ہو پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں  
 نام ہے جس کا حق مصطفیٰ حاصل علیہ  
 آپ ہی کی ذات سے اسلام روشن ہو گیا  
 مسلم و مسلمین کا ایمان اور یہ اسلام ہے  
 باسلامت اس میں رہنے کا سیدھا راستہ  
 آپ نے وہ وہ بتا ہے ہم کو سیدھے راستے  
 دین تو کہتے ہیں خدا کو ایک سب سے پہلے جہاں  
 منہ اس پر نہیں ہر بات سخت اس قدر  
 مشرق و مغرب کا رب کہا جی آپ نے  
 شرح بالا سائنس سے جس کا ملابہ اس ثبوت  
 ہے فن تاریخ کو حاصل جو رتبہ آج کل  
 آج آزادی پر دیتے جاں ہیں اہل جہاں  
 ہو گئے بیز اسب کیا سخت تیری ذات پات

ہر زمانہ سے مطابق اس کی ہر ہر کڑی  
 ہو گا یہ ثابت کہ قرآن کی کتاب آخری  
 محسن عالم شفیع المذنبین اُمّی نبی  
 ہے رسول اللہ برحق اور حبیب ایزدی  
 نام سے اسلام کے ظاہر و باطن کی برتری  
 باسلامت اس میں اپنی گذار و زندگی  
 آپ نے ہم کو بتایا از خفی و از جلی  
 جس سے حاصل ہوں مقاصد دنیوی و اخروی  
 شرح بالا سے نظر آتا ہے وہ کچھ اور ہی  
 آج تیرہ سو برس کے بعد بھی قائم رہی  
 سائنس کی دیکھو بہت نہیں اس کا کھانسی  
 اس سے پہلے تھا قیامت کا زمانہ کوئی بھی  
 دیکھو قرآن کے قصص جنہیں نصیحت سے بھری  
 دیکھئے اسلام میں انسان ساری سہی  
 اور ہی اسلام میں انسان انسان کی ایک ہی

۱۔ دیکھو نظم نمبر ۱۱۲) اس کا سرکار و عالم با معنی وحدت و نبوت کا لازم و ملزوم ہونا اور دیکھو نظم  
 نمبر ۲۳) طود و ذوال اسلام ۲۔ دیکھو نظم نمبر ۱۱۲) اس کے کوشش سے دیکھو نظم نمبر ۱۱۲) اس کا سرکار و عالم با معنی وحدت و نبوت کا لازم و ملزوم ہونا اور دیکھو نظم  
 انبیاء پر گزیدہ۔

کہد یا پہلے نہ کوئی کام ہو بے مشورہ  
 ہے ضرورت اب کلب کی روز مٹنے کیلئے  
 ہیں ضروری آج اپنی وقت کی پابندیاں  
 فرض ختم نہ گونہیں تھے بعض صاحب منصب  
 آج میخواری سے نفرت کر رہی ہیں اکٹھا  
 عورتوں کے عقد ثانی پر ہیں مائل آج تب  
 اسے ثابت ہو گیا اسلام کی ہر ایک بات  
 اکٹا اکٹا دن آئیگا وہ دن اگر چاہے خدا  
 چونکہ دنیا میں جو آئے رحمۃ اللعالمین  
 جسکا یہ بین اثر ہے آپ جسے یف لائے  
 آپ کی تعلیم تھی از ابتدا تا انتہا  
 بس اسی تعلیم کا ہے یہ اثر شکر خدا  
 فرق تھوڑا سا رہا جو وہ بھی مٹ جائے ضرور  
 ہر کوئی ذی علم طبقہ یہ کہاں بمان لے  
 عال اس پر پارلیمنٹ کمیٹی آج بھی  
 ہے نماز باجماعت کا تو بس مقصد یہی  
 ہم تو پہلے سے ہیں پابند نماز ہر اک گھنٹہ  
 آج حکمت کہہ رہی ہیں اس میں ہر حکمت بڑی  
 جس کو چھوڑا ہم نے تیرہ سو برس سے لازمی  
 جنگی ہم کو ہے اجازت پیشتر سے مذہبی  
 رفتہ رفتہ سب جہاں منظور کرتی جائیگی  
 ساری خلقت داخل سلام ہوگی لازمی  
 ساری دنیا فیض ملے ان کو تھا مقصد یہی  
 اُس خدا کو ایک کہنے پر نہ مائل تھا کوئی  
 اُس خدا کو ایک سمجھو لازمی ولا بدی  
 اُس خدا کو اکٹا سمجھنا نہیں ہو کوئی بھی  
 گر خدا چاہے تو آئیں سب براہ راستی  
 جاہلوں کا جہل کر دو دور رب انزوی  
 نور ایمان سے ہمارے دل کو تو سمور کر  
 یا الہی ہر دعا کے نصرت عاصی یہی

## فطرت (۳) مذہب و

ایک دن اک فلسفی نے ایک عالم سے کہا  
ہوئے سب یا بند مذہب کیا بشر کیا جانو  
جب نہیں ہی یہ تو ثابت ہو رہی یہ بات ہے  
سُن کے عالم نے دیا اس کا جواب باصو  
حب استعداد قدرت و دیا ہر ایک کو  
فطرت انسان ہی یا بند مذہب اس لئے  
مذہب اسلام نے ہم کو دیا ہے یہ سبق  
ذی خود انسان پیرو مذہب حق کا را  
مذہب فطرت کا گہوتا تعلق کچھ ذرا  
سربسجدہ ہر کوئی آتا نظر پیش خدا  
دین و مذہب اک خیال خام و انسان کا  
ہے وہی یا بند مذہب کھم عقل رسا  
باتمیز انسان سب مخلوق ہی فضل ہوا  
سب بڑ بکر ہی اسی کو قوت عقل رسا  
منحصر ہے عقل ہی پر ہر جزا و ہر سزا  
بے خود حیوان کو مذہب سے کیا ہو واسطہ

## (۴) ضرورت دین داری

اک امام دین سے اک دشمن دین لگا کہا  
ہے خدا کیسا کہاں کی پریش روز جزا  
سہ۔ دیکھو نظم نمبر ۱۷ دشت و نبوت کا لازم و ملزوم ہونا اور دیکھو نظم نمبر ۸۷ غضب و غواور دیکھو نظم نمبر ۲۵ توشیح

ہنس کے فرمایا کہ ہو بالفرض یہ قصہ غلط ہے بعد مرثیہ نہ پریش ہو نہ محشر ہو بپا  
 ہو اگر ایسا تو اس میں کوئی نقصان ہو رائگاں ہو بس عبادت کچھ نہ ہو اسکے سوا  
 برضات اسکے خدا کا سامنا ہو جائے اگر حشر کیا اُس وقت ہو ماقبت اندیش کا  
 اس لئے مرنے سے پہلے سوچ لو انجام کو بعد مر جائیکے پھر پچھتاوے سے کیا فائدہ

## (۵) دلیل حشر

موت کے قائل ہو جگتے رہو تم سنہیں سو کے پھر جاگو نہیں اگر ہو نہ محشر و نشیں  
 دونوں بھی ممکن نہ ہو تو پھر سمجھ جاؤ ضرور بہر پریش حشر میں اٹھنا تمہارا ہی یقین

## (۶) آخری سفر

تنہا ہوے دنیا کا کنار اچھوڑا ہر اپنے پرانے کا سہارا چھوڑا  
 رکھا تھا فقط ایک کفن کا جوڑا وہ بھی نہ رہا ساتھ ہمارا چھوڑا

## (۱) سنس کے کرشمے

سنس کے دیکھو کرشمے کس قدر ہیں آشکار  
تین موسم آئیں ہندوستان میں اک برس  
موسم سرما کے ہیں یہ چار شہر فصلیہ  
موسم گرما کا فروزدی ہر اورادی بہت  
موسم بارش امرداد اور شہر شہر نور  
آئے جب گرما کا موسم تیز تر ہوا قباب  
شدت گرمی تمازت سنس کی یہ رنگ لاک  
بھاپے اس کی ہوا گرم کچھو کچھو چلیں  
پھر بخاراتی پیش پانی کی بادل میں بھر  
پھر بخاراتِ زمیں باہم تصادم کر کریں  
چو طرف کالی گھٹا گھٹنگھٹا ہر جھپکی ہوئی  
ابر جو گرے نہ برے سب کو یہ معلوم ہے  
سمت غریب سے ہمیشہ ابر کے لگے انھیں  
موسم بارش کا ہو آغاز جس تاریخ سے  
دوسری شہر امرداد و سنہ فصلی یقین

ایک موسم سے ہو پیدا دوسرا موسم بکار  
سال کے بارہ مہینے اس میں ہر موسم کے چار  
آذر و دی بعد اس کے بہن واسفندیار  
بعد خورداد و شہر تیر آئے دلفگار  
چہرہ آبان پر ہو ختم سال فصلی خوشگوار  
حدتِ ارضی کو گرما دیے نظر سے ایک بار  
ماوریتی زمین تپ کر نکالے جب بخار  
ابر بن جائیں بخار از زمین ناپائدار  
ہو ہوا پانی تو پانی ہو ہوا اٹھے غبار  
برق چمکے اور کر کے اور ترپے بقیار  
ابر کے لگے یہ لگے نہیں ہیں بے شمار  
جو نہ گرے بس وہی برسِ مثل ہے آشکار  
گوشہ غریب جنوبی ہی ہو بارش زوردار  
ذیل میں سن لیجئے اس کا یہاں تفصیل دار  
کارتی مرگ آئے از نجوم روزگار

جسکی یہ تاثیر ہو سکتا رہے جو خشک تر  
 خود بخود ہو جائیں پیدا سینکڑوں اش  
 حیوئے کو بھی ہوں پیدا پر نشانی شو کی  
 کھیتیاں سی ہری ہوں چڑی تھیں خنکاتے  
 ہے یہی فصل خریف اس میں ہو جب پیدا اناج  
 کثرت بارش کثرت مین میں کے ہو بھی  
 موسم سرما کا ہوا غار سردی پہ نہ دکھائے  
 اس میں بھی پیدا ہو غلہ ہے یہی فصل ربیع  
 ہے یہ صحت بخش موسم گرڈش خون ہو بہت  
 رفتہ رفتہ حدت ارض و سما سے خشک ہو  
 موسم گرما دہی پھر آگیا تپتا ہوا  
 رفتہ رفتہ جب نہ حدت ارض میں باقی رہے  
 جیسی جیسی حدت ارضی میں ہوتی ہے کی  
 ہو رہے یونہی زمیں جب شمس نزدیک تر  
 گر تصادم سے کسی کے یہ زمین پاش پاش  
 شمس سے ثابت ہوا ہر قول قرآن حکیم  
 ہے یہی احکام قرآنی کہ روز آخری

پھٹ نہ ٹوٹے بلکہ وہ ہونے مشم شاخ ذرا  
 ماتے محفوظ تھے جنکے زمیں پر بے شمار  
 بنکے پروانہ چراغوں پر چلیں لاکھوں شاخ  
 تخم ریزی کھیتی نہیں کر رہے ہیں کاشتکار  
 ہم کو غلہ اور ترکاری ملے ہر اعتبار  
 سرد تر ہو جائے جب ساری زمین سبزہ زار  
 ہے بہت پیارا یہ موسم ہے یہی فصل بہار  
 سیوہ کھانے کو ملے ہو کاشت پنبہ یا جوار  
 چست و چالاکی ہو پیدا دور ہو سب انتشار  
 وہ رطوبت جس کا دورہ تھا زمیں پر ناگوار  
 ہے یہی رفتارِ عالم دیکھئے لیل نہ ہار  
 پھر نہ لائے تاجت شمس کی یہ زیتہار  
 ویسے ویسے ہو رہا ہے قرب شمس تا بدار  
 جذبے جائے اسی میں اوں کھیرے تار تار  
 جب بھی اجزا لطیف کھینچیں شمس تار  
 ایک دن آنا قیامت کا ہے برحق برقرار  
 آئینگا سر پر ہمارے آفتاب تا بدار

جیسے جیسے سائنس کو ہوگی ترقی بالیقین ویسے ویسے ہوگی اسلامی صداۃ اشکار

## (۸) غضب و عفو

ایک ہے ذاتِ خدا۔ اوصافِ اُس کے بیشتر  
کوئی بھی قوت نہیں جس میں اُس کا دخل ہو  
اپنی ہر قوت سے قوتِ اُس نے دی انسان کو  
ساتھ قوت کے دیا علم و عمل پر قدرت  
ہے خدا قہار یا عفار ہے وہ بالصفہ  
جو صفتِ اللہ کی انساں کر گیا اختیار  
ہے صفتِ اللہ کی قہر و غضبِ انساں  
اُس رحیم و پاک کا اُس پر نہ ہو رحم و کرم  
ہے صفتِ اللہ کی رحم و کرم انساں  
ہے لکھنا قرآن میں اللہ محبوب المحسنین  
عفو بہتر ہے زیادہ از حصولِ انتقام  
نیکوں کا بدلہ نیکی اور بدلوں کا بدی

ہر صفتِ نامِ اُس کا ہو رہا ہے جلوہ گر  
ہے اُسی نسبتِ ہر اک نامِ اُس کا بسر  
اشرف المخلوق دنیا میں نہ کیونکر ہو بشر  
کر دیا ہر اک بشر کو نیک و بد کا مقدر  
قہر وہ نازل کرے یا بخشد وہ رحم کر  
ہو رہی لائق اُسی کے دو جہاں میں سر بسر  
جو کرے اس میں غلو یا تار ہی اس سے ضرر  
رحم جو کرتا نہیں اللہ کی مخلوق پر  
جو کرے اس میں غلو اُس پر ہوجست کی نظر  
جائے گا احسان کا بدلہ نہ خالی سر بسر  
جس سے ہو اللہ خوش بس وہ رہی پیشِ نظر  
جو کرے جیسا ملے ویسا اد سے سختہ و ثمر

گندم از گندم برود جوز جو سعدی بگفت  
از مکافات عمل غافل مشوئے خوش سیر

## (۹) اسماء الہی بمعنی

اسم ذات اللہ ایک۔ اور۔ اسماء صفات لا تعدو

نام رب سے شروع بسم اللہ	ہے وہ رحمن اور رحیم بڑا
کلمہ لا الہ الا اللہ	نہیں معبود کوئی اُس کے سوا
ہے نہ مادر کوئی نہ اُس کا پدر	کوئی اُس کا نہیں زن و بچہ
ہے آحاد اور ہے وہی واحد	لائیق حمد وہ حمید بڑا
واجد دائم الوجود مجید	ہے وہ ماجد بزرگیوں والا
ہے عظیم و کبیر اُس کا نام	صاحب عظمت و بزرگ بڑا
ہے وہی رافع و رفیع اُتشان	ذات اُس کی ہے ارفع و اعلیٰ
ہے بدیع و صد اُسی کا نام	ہے وہ بے مثل و بے نیاز بڑا
ہے وحی و علی و متعالی	مونس اور اُسکی شان ہے اعلیٰ
ہے مقدم وہ اور مخسروہ	اول۔ آخر۔ وہی ہے بے ہمتا



وہی قائم رہے وہی باقی  
 وہی ظاہر ہے اور وہی باطن  
 پاک قدوس و طاہر و ستوج  
 نور ہی نور پاک ہے سبحاں  
 ہے وہ خالق اُسی کی سب خلقت  
 ہے وہ حنان و حی رہے زندہ  
 ابتدا اُس نے کی وہ ہے مہدی  
 ہے وہ باری موصوٰر عالم  
 اُس کی حکمت کے آگے بیچ بشر  
 وسعت اقتدار اُس کا وسیع  
 مالک الملک ذو الجلال و کرم  
 ذرہ ذرہ کا ہے وہی وارث  
 ہے ملک اور ہے وہی والی  
 ہے غنی - اور متغنی و منعم  
 مقتدر اور قدیر اور قادر  
 ہے حکم اور عدل اور عادل  
 ہے وہ محضی - علیم اور شہید  
 ہے وہ قیوم و باقی و دیکتا  
 ہے وہی جامع الکمال بڑا  
 ہے منزہ لطیف پاکیزہ  
 شش جہت میں اُسی کا ہے جلوہ  
 ہے حمیت اور مارنے والا  
 وہی باعث - تحی کرے زندہ  
 ہے اعادہ معید کا پنختہ  
 موجد و صورت آفریں سب کا  
 ہے حکیم اور حاکم الحکما  
 ہے وہ واسع وسیع تر رتبہ  
 ہے وہ رب جلیل ذی رتبہ  
 اور مالک ہے سارے عالم کا  
 ہے قوی اُس کی قوت اعلیٰ  
 نعمتوں اور غنا کا بخشندہ  
 اقتدار وسیع تر اُس کا  
 مُقسط و ادگر ہے نصفت کا  
 جانتا اور ہے گواہ بڑا

ہے سمیع و بصیر اور خیر  
 عالم الغیب اور ہے ستار  
 ہے متین اور ہے حلیم وہی  
 ہے وہ شاکر شکور اور صبور  
 ہے وہ رحمن - رحیم اور کریم -  
 ہے غفور اور ہے وہی غفار  
 سب کی توبہ قبول کرتا ہے۔  
 ہے بڑا محسن اور بڑا ہے شفیق  
 رزق دیتا ہے سب کو وہ رزاق  
 ہے وکیل و کنیل اور مقیت  
 ہے وہ منان و مومن ایمان  
 ہے محب و ودود اور عزیز  
 کھول دے در فتوح کا فلاح  
 ہے وہی حافظ اور حفیظ وہی  
 رہنا - ہادی و رشید ہے وہ  
 ہے وہ جبار صاحب جبروت  
 متکبر ہے وہ رقیب ہے وہ

سنتا اور دیکھتا خبر رکھتا  
 جانکر بھی چھپائے عجب ترا  
 ہے متانت میں حلم میں اولی  
 صبر میں شکر میں ہے وہ کیتا  
 نہر بان و رحیم و بخشنده  
 مغفرت - عفو اُس کا ہے شیوہ  
 ہے وہ تو تاب اور مجیب دعا  
 وہ ہے البر و الرؤف بڑا  
 ہے وہ رب سب کو پالنے والا  
 دیتا قوت وہی ہے سرتاپا  
 امن کا اور امان کا بخشنده  
 ہے سلام و سلامتی والا  
 وہی دہاب ہے بڑا داتا  
 ہے ہمیں نگاہ بان بڑا  
 حق وہ برحق ہے - اور ہے سچا  
 ہے وہ قہار اُس کا قہر بڑا  
 اپنا ہمسرہ دیکھے اپنے سوا

شرک سے کفر و بد عملیوں سے ہے وہ مانعِ ممانعت کرتا  
 ہے حبیب اور مفتاح ہے وہ لے حساب اور اُس کا دے بدلہ  
 ہے وہ رافع و ہندہ رافت ہے وہ خافض و ہندہ پستی کا  
 ہے وہ نافع بڑا دہندہ نفع خنار ہے وہ ضرر رسانندہ  
 ہے وہ باسط فراخ روزی دہی قابض ہے تنگ روزی کا  
 المعز دینے والا عزت کا اذل دینے والا ذلت کا  
 نام اللہ کے اور اُس کے صفات اور ہیں بے شمار اسکے سوا  
 جس نے یہ رہ بتائی ہے سچی اور ہے جو ہمارا راہنما  
 ہے محمد نبی رسول اللہ ہے درود و سلام اُن پہ بجا  
 یا الہی بحق ختم رسل ویسے نصرت کی بس پہنچ دعا  
 تجھ کو پہنچانے کی قوت دے حسب تلقین بادشاہ ہدا

## (۱۰) دعائے سورہ فاتحہ

حمد حق اُچھڑ لکھ جو ہے رب العالمین ہے سبھی تعریف زیبا بس اُسی کو یقین  
 عالم دنیا نہیں اک بلکہ عالم اور بھی سانس نے ظاہر کیا جو کہتا ہے قرآن وہی

ہے وہ رحمن و رحیم ہے رحم والا وہ بڑا  
 سانس سے ظاہر ہے دنیا ہوگی جذب آفتاب  
 مالک روز قیامت۔ مالک روز جزا  
 ہے وہی پیشین گوئی۔ ہے وہی روزِ حسا  
 ہم کریں سکی عبادت۔ لیں اسی کریم مدد  
 وہ دکھائے راہ سیدھی مستقیم و مستند  
 یا اللہ العالمین بہر محمد مصطفیٰ  
 فضل سے اپنے دکھا دے ہم کو سیدھا راستہ  
 رہ نہ اُن کی تو دکھا جن کو ضلالتوں نے دی

ایں دعا از منج از جلد جہاں آمین باد  
 نصرت عاصی کو بھی تو بخش یا رب العباد

## دعا حصولِ اِین

(۱۱)

ابہی بحق رسولِ کریم  
 کہ جس سے ملے دین دنیا ہیں  
 دکھا ہم کو تو راہ اک مستقیم  
 توئی الرحمن الراحمین و رحیم

## (۱۲) اسما سرکارِ دو عالم یا معنی وحدت و نبوت کا لازم و ملزوم ہونا

لا اِلهَ غَيْرُ اللّٰهِ ذَا اسْتِ كَبْرِيَا  
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ - لَّا رَيْبَ - اللّٰهُ الصَّمَدُ  
لَمْ يَلِدْ - يَمْشِكْ - وَلَمْ يُولَدْ اَيْ كِي دَاتِ  
ہے نہ ہمسرہ نہ یوں - اُسکا - لہٰذا کفو احد  
ہر شجر کا پتہ پتہ ساخت میں سے الگ  
خالق اکبر نے ہر اک شے بنائی لا جزا  
دوسروں کو دیکھتے ہو کیا کرو خود پر نظر  
ذات باری ایک ہر اوصاف اُسکے لا تعد  
اپنی ہر قوت سے قوت اُس کی انسان کو  
اُس امانت سے ہو کہ تم پر عیاں چودہ طبق  
یفیضیت بھی خدا نے کی عطا انسا کو

ہے نہیں معبود کوئی ایک اللہ کو سوا  
کہندہ اللہ ایک بے احتیاج ہر وہ بڑا  
باپ ان اسکے نہ اُسکا کوئی بیٹا ماسوا  
کوئی ثانی ہر نہ اُسکا ایک ہے وہ کبریا  
اُسکی وحدت کا ہر آئینہ مجلّا با صفا  
جس کو دیکھو وہ بجائے خود ہر اور سے جدا  
صورت و سیرت وغیرہ میں سبھی کی ہو جدا  
اُس کی ہر قوت صفت - ہر نام کی ہر ظاہر  
ساتھ اس کے مقتدر علم و عمل پر گردیا  
چاہتے جو کچھ ہو حاصل کرتے ہو وہ بر ملا  
ان کے باہم کام میں تقسیم کر دی ماسوا

۱۔ دیکھو نظم نمبر (۸) غضب و عفو اور نظم نمبر (۹) اسما الہی -

۲۔ دیکھو نظم نمبر (۲۶) قوت انسانی - اور دیکھو نظم نمبر (۸) غضب و عفو -

جیسے انسان مورتوں میں سیتھیں ہیں لگ  
جس کے لائق جسکو سمجھا اُسکو وہ بخشا دیا  
ان میں اک طبقہ ہدایت کیلئے پایا نظر ہو  
مقتدر اعمال نیکی و بدی کا ہر بشر  
ایسی خود مختاریاں مخلوق دیگر کو کہاں  
دے کے انساں کو اُمتا کر کے خود مختار کرل  
کیوں فضا میں ہیں سہی محفوظ نیکی و بدی  
یہ شہادت مادی کام آئیگی اک دن ضرور  
ہو جو رتبہ میں فزول پرش بھی اُس ہو فزول  
یہ سمجھو ہے خدا نامنصف و سید اگر  
اس لئے آئے ہدایت کے لئے انسان جو  
اولیٰ اور ان سے افضل انبیاء پیدا ہوئے  
جو خدا کا حکم ہو ہو سچا بندوں تک سے  
انہیں بھی اک امتیاز خاص ہے شہ و شک  
لازمہ وحدت کا دیکھو ہے نبوت بالیقین

ویسے ہر اک کام میں بھی طبقہ طبقہ ہے جدا  
جو طبیعت کی لگاؤ اس کا دیتی ہے پتہ  
اور یہ طبقہ سہی سے اس لئے افضل ہوا  
ہے لیکن ذمہ دار اپنے تمام افعال کا  
اس لئے حق کا خلیفہ ہم کو کہنا ہے بجا  
بے ہدایت چھوڑ دی کیونکر اسے رب علما  
جب نہیں ہوتا بحث ہر کام قدرت کا سدا  
نامہ اعمال سب کھل جائیگا کرو ز جزا  
پریش نیکی بدی سے ہو بشر کیوں کر رہا  
ہم رہے دنیا میں جہنم کچھ نہ پایا راستہ  
اُن میں بھی اک امتیاز اللہ نے پیدا کیا  
جن کو اللہ کو تعلق راست حاصل ہو گیا  
انبیاء کا کام ہر سیدھا بتائیں راستہ  
سُنئے اسکو گوشِ دل سے شک نہیں اس میں ذرا  
لازم و ملزوم تہذیبی نے دونوں کو رکھا

۱۔ دیکھو نظم نمبر (۲) دینِ فطرت۔

۲۔ دیکھو نظم نمبر (۲۶) قوتِ انسان و نظم نمبر (۲۷) راہِ طریقت۔

یہ ہے یہ وحدت کا تقاضہ جیسے اللہ ایک ہے  
 اور وہ انسان کامل ہو تمام اوصاف کا  
 نام ہے جس کا محمد مصطفیٰ اصل علیہ  
 جو صفت آئی نظر وہ نام قائم ہو گیا  
 ابن ہاشم جد مضر ابن نزار یا صفا  
 ہے محمد نام روشن صاحب حمد و ثنا  
 نام حامد حمد خالق کریم والا وہ بڑا  
 مرتضیٰ ہے برگزیدہ اور پسندیدہ بڑا  
 تھے یتیم ایسے کہ سر پر باپ کا سایہ تھا  
 اور پھر عالم بھی وہ سب عالموں کا پیشوا  
 دیکھ لیجئے آسمانی ہر کتب کو بر ملا  
 یہ نشانی ہے نبوت کی۔ یہ ہے اک سبزا  
 سابق و عاقب وہی پہلے سے جس کا نام تھا  
 آپ کے تشریف لانے کا ہوا ہو تذکرا

ہے یہ وحدت کا تقاضہ جیسے اللہ ایک ہے  
 اور وہ انسان کامل ہو تمام اوصاف کا  
 نام ہے انسان ایسا بزرگوار ہاشمی  
 آپ کے اوصاف ظاہر آپ ہی کے نام سے  
 ہیں محمد ابن عبد اللہ ابن ہاشم  
 ہیں مجازی و قدسی و تہائی الوہب  
 حقے بزرگ و کبر و لاکے معکم با عمل  
 احمد و مختار افضل بنیک محمد و درتید  
 مصطفیٰ و مجتبیٰ وہ منتخب انسان ہے  
 آپ تھے اُمّی پڑھا لکھا کسی سے بھی نہیں  
 ایسے اُمّی ہو کے پھر عالم کا ہونا کمال  
 سب نبیوں کی ہوا لا تر کلام آں کلیم  
 ہر زمانہ کے مطابق ان کے لقب الہیں  
 اول و آخر وہی ہے ظاہر و باطن وہی  
 یعنی سابق آسمانی ہر کتب میں بالضرور

۱۔ دیکھو مدس نمبر (۲۳) عروج و زوال اسلام۔

۲۔ دیکھو نظم نمبر (۲۲) مختصر حالات انسان برگزیدہ۔

تھے تبلیغ اور تبلیغ ایسے بلاغت جس ختم  
 جنتہ اللہ آپ تھے بھی ختم حجت آپ پر  
 تھے وہ تاریخ محو کر دیتے تھے ناقص لفظ  
 واغظ ایسے تھے کہ جب کا وظفاً ضرب ل  
 تھے حکیم ایسے کہ حکمت میں کوئی ثانی نہیں  
 تھے رسول خدا برحق حامل قرآن پاک  
 آپ یسین یا طس یا طس - نبی  
 تھے شہید و شہداء قائم بدو حیدر الہ  
 الطحی صاحب بطحا رسول مہاشوہی  
 دین حق کے آپ یحییٰ انہیں لیسو تھی حرمیں  
 فاتح و فتاح وہ ہے ناصر و منصور ہے  
 ہے وہ آمر حکم اُس کا بس خدا کا حکم ہے  
 ہادی و ہدای و داعی خاتم پیغمبریں  
 خوف حق ہم کو دلا کر اور ڈرا کر وہ نذیر  
 سیدھی سادھی زندگی تھی اور سادہ عقلیں  
 کسل چادر سے خوش تھے پس ہی کرتے پند  
 ہر کسی کی بھی امانت کا بہت رکھتے خیال

تھے فصیح ایسے فصاحت ختم جس پر رجباً  
 آپ تھے برہان حجت جسکی قطعی تھی سدا  
 تھے نبین ایسے کہ روشن انکا ہر اک مسئلہ  
 تھے خطیب ایسے کہ ہے کہ مشہور خطبہ آپ کا  
 کیسی کیسی بات حکمت کی بتائی واہ وا  
 آپ حافظ تھے کلام اللہ سارا حفظ تھا  
 یا کبھی حمل حق نے پاک قرآن میں کہا  
 تھے مطیع اللہ خلیل اللہ حبیب کبریا  
 آپ ہی کی ذات نے اسلام نوزدہ کیا  
 شرق سے لے غرب تک اسلام قائم ہو گیا  
 جس نے ڈنکا چار سو توحید کا بجوا دیا  
 سید عالم وہی ہے اور آیام دوسرا  
 دی بشارت جس بخشش کی بشیر رہنا  
 ہے جو ناہ اُس نے روکا ہم کو بدلوں سدا  
 بھوکہ پہنا نہ حضرت نے لباسِ فاخرہ  
 ہے منزل اور مدثر اس لئے نام آپ کا  
 تھے امین ایسے بھروسہ جنبہ غیروں کو رہا  
 امین





## (۱۳) کلمہ طیب

لا اِلهَ غَیْرُہِ اِلَّا اللّٰہُ ذَاتِ کِبَرِا ہیں رسول اللہ محمد مصطفیٰ صلی علی  
دل میں یاد حق ہو لب پر یہی کلمہ ہے یا محمد یا محمد یا محمد مصطفیٰ

## (۱۴) ولہ

کلمہ لا اِلهَ اِلَّا اللّٰہُ ہیں محمد رسول حق آگاہ  
ہے یہ کلمہ کلیدِ راہِ نجات ہے خدا اور ہے رسول گواہ  
گرنہ بیند بروزِ شپترہ چشم  
چشمہ آفتاب را چہ گناہ

## (۱۵) دعائیات

الہی تو بخشندہ خاص و عام بخش و بخش و بخش و بخش  
منم عاصی پر خطا لا کلام بحق محمد علیہ السلام

## (۱۶) ولہ

خدا یا پئے بادشاہِ حجاز بکن فضل و ہم عافیت سرفراز  
گنہ گارم و منفعل از گناہ رحیم و کریم و تو فقط نواز

## (۱۷) ولہ

کریم پاک کرم کن کرم ز فضل کرم پئے محمد خیر الورا شفیع اہم  
بیس بسوے وید میں بدآمر ا پرداز گناہ و خطا منفعل نہی انم

## (۱۸) ولہ

خداے پاک ز بار گنہ پریشا نم سیاہ کار و خطا و ارا از گنہ خجلم  
ببخش بہر محمد نبی و آل نبی بہ در گہت منم امیدوار فضل کرم

## (۱۹) ولہ

خدا یا پئے اولیائے کرام کہ با نخی کن خاتمہ و السلام  
حق نبی و علی و ابوالحسن تا بہ مہدی امام حسین و حسن تا بہ مہدی امام

## (۲۰) ولہ

الہی مجھ کو نہ تو حباب مال و دولت دے نہ حب جاہ و چشم دے نہ شب بخت دے  
جو دے تو مجھ کو بھی دے نہال مجھ کو کر خدا کی اور محبت کی بس محبت دے

---

 (۲۱) نعت

یابنی ہے دو جہاں میں بادشاہت آپ کی اور ہر ساری خدائی میں حکومت آپ کی  
یا محمد مصطفیٰ ختمِ رسل خیر البشر مرحبا صل علیٰ ہر عام شہرت آپ کی  
سورت و اہل ہر زلفِ معنبر موبہ ہو سورت و آسمان کے و اللہ صورت آپ کی  
دوستوں سے لطف دشمن سے مدارا و سرور خلق یہ تھا آپ کا یہ تھی مروت آپ کی  
یا محمد بس تمنا عاصیوں کی ہے یہی دیکھ لیں آنکھوں آپ کو آکے تربت آپ کی  
صورت زیبا دکھا دو یا نبی بہر خدا اب نہیں باقی رہی ہر تافہ قوت آپ کی  
ہے گھٹا عصیاں کی سریر عاصیوں کی یا نبی بس چمک جاؤ ابرق شفاعت آپ کی  
حشر میرا زبرد اسن آپ کے ہو یا نبی چاہے مجھ کو شہ دین بس طلیت آپ کی  
عاصیوں پر ہونزد دلِ حمت پر دروگاہ ہو شفاعت یا نبی روزِ قیامت آپ کی  
فکر بخشش کیا بھلا ہوا امت مرحوم کو روزِ محشر دعوتِ لیگی خود شفاعت آپ کی  
حضرت رضوان ہوں میں یوانہ کوئی نبی ہو مبارک آپ ہی کو سیرِ جنت آپ کی

یا شفیعُ المذنبینِ گاہِ نظر برینِ فلکِ حال پر سیر ہو تھوڑی سی عنایت آپ کی  
ہے یہ نصرت کی تمنا وقتِ آخر یا نبی  
لا اِلهَ لبِ پہ ہودل میں محبتِ آپ کی

## (۲۲) مختصر حالاتِ انبیاءِ برگزیدہ

ہے نہیں مبعود کوئی ایک اللہ کے سوا  
آپ پر نازل ہوا ہے جو کہ قرآن شریف  
آج تیرہ سو برس سے رہنمائے خلق ہے  
وہ زمانہ تھا جہالت کا بہت تاریک  
دیکھ کر حضرت کو اتنی آزمائش کیلئے  
کیا کہا حق نے انجیل و توریت و زبور  
آگہی حق سے حضرت کو کہا جب فی التبت  
یا مثلاً قصہ پیغمبرِ ابراہیم حق  
بس وہی مذکور ہیں اے قصصِ ان میں  
یوں تو گزرتے ہیں ہمیں ایک لک اسی ہزار

ہیں محمد مصطفیٰ برحق رسول کبریا  
دیکھ لو اس کو کہ یہ ہے ایک زندہ معجز  
ہر زمانہ سے مطابق اس کا ہر اک مسئلہ  
تھی طباعت اور نہ چرچا علم کا تھا جابجا  
پوچھتے تھے آگے یہ علماء وینِ سابقہ  
اُس فلاں قصہ کا کچھ کہئے اسی دم ماجرا  
پوچھنے والا ہوا قائل بلا چون و چرا  
آپ نے اکثر کہا ہے بر سبیل تذکرہ  
مابقی کی ان کتابوں میں جن کا ماجرا  
انہیں جبکا ماجرا پوچھا کسی نے تو کہا

سات انہیں بگزیدہ۔ چار ان میں کتاب  
 اک یا مٹی ال بڑے استاد کا یہ قول ہے  
 ابتداء دور گردوں تباہ دور مصطفیٰ  
 از نمود ارض چوں شد سالہا دو ہزار  
 دیکھو اپنے کو یہاں ایک مشت خاک ہے  
 خاک کا پہلا بنا کر اس کو وہ بخشا عروج  
 فطرتاً لیکن بشر ہے پر خطا و معصیت  
 بوالبشر آدم تھے جنت میں بہت آرام سے  
 آئے دنیا میں سزا آدم و حوا فخل  
 آخر ان کی خطا بخشی ہوئی دونوں ملے  
 اس لئے قبل از بنا رکعبہ سب تو امیں  
 آدم و حوا ملے جب زمین بنائی گئی  
 ابن آدم ایک قابیل اور اک ایل تھے  
 تھے بڑے قابیل اور ایل کے خور و قے  
 چشم قاتل ہی تصویر مقتول حزنیں  
 واقعات قتل آنکھوں پر آنکھوں پہر

موسے و داؤد و عیسیٰ اور محمد مصطفیٰ  
 جس گنتی میں نہ مانہ کا یہ ملتا ہے پتہ  
 یک عرب کسی کروڑی دس لاکھ سالہا  
 آدم و ہوا بیا مدبر زمین از خوش ہوا  
 خاک ہی کے اصل جو ہر ہونی اسکی بہنا  
 اشرف مخلوق عالم اس کو اللہ نے کیا  
 اس خطا کاری کی آدم ہی ہوئی ہے ابتدا  
 طاعت حق چھوٹے یہ ملی ان کو سزا  
 مدتوں پھرتے رہا اک دوسرے سے ہو جدا  
 کعبۃ اللہ کے قریں بر کوہ عرفات علما  
 یہ مقام کعبۃ اللہ اک پیش گاہ مختصا  
 ہو گیا آپس میں جڑا ایک اک بر ملا  
 ان میں جھگڑا ہو گئی آپس میں جھگڑا ہو گیا  
 خور و کو مارا بڑے نے خور و آخر مر گیا  
 اُس تڑپ کر جان دینے کا رہا نقشہ کھینچا  
 خون ناحق دیکھنا خالی نہ ہر گز جائیگا

نہ کہہ دیکھو سے جانب شمار جیل عرفات نوکوس پر واقع ہے۔

قتل کر کے جب اقاتل پیشان و خبل  
 جان جن تھر نہ نکلی تھی اُسی تھر کو لے  
 پوچھا اُس سنگ کو رونا اُسی کے سامنے  
 دیکھ کر کرنے لگے سب دُاسکی اتباع  
 شرک کا آغاز دنیا میں ہوا اس طور سے  
 نوح پیغمبر نے اکبر کی بہت کچھ کوششیں  
 کار گر کوئی نصیحت جب نہیں اُنکی ہوئی  
 یکصد و پنجاہ روز و شب ہی جہنم کی جھڑ  
 ایک چپہ بھڑ میں تھی نام کو باقی نہیں  
 ہوئی غرقاب دنیا نوح کے طوفان میں  
 نوح پر لائے تھے جو ایمان وہ ہشتاد تھے  
 جسکی کشتی کا خدا ہونا خدا کیا خوف ہے  
 جب ہٹا پانی تو اندر سے نکل آئے پہاڑ  
 یک ہزار شش صد و پست و دو گشت  
 بعد اُنکے پھر ہوا مردہ پرستی کا رواج  
 جو پیغمبر کی اس میں جب نہیں کچھ بھی چلی

اُس خجالت کے مٹانیکا یہ سوچھا راستہ  
 نامزد اُس سے کیا سرور آنکھوں پر کھیا  
 اپنی سب تقصیر کی اُس سے معافی چاہتا  
 جو کوئی مرتا تو بت بجاتا اُس کے نام کا  
 بت پرستی کا رہا دس پشت تک سلسلہ  
 تاکہ چھوڑیں بت پرستی پائیں سب خدا  
 قہر سے اللہ کے طوفان پانی کو ہوا  
 زور تھا بارش کا ایسا تھی نہ جسکی انتہا  
 شرق سے لے غرب تک پانی اُٹھ کر لگیا  
 نوح کا فرزند اکم تدھادہ بھی مر گیا  
 نوح کی کشتی میں جو بیٹھا وہی زندہ رہا  
 موج و گرداب بلا سے پار بیٹرا ہو گیا  
 ہو سکے ناہموار نکلی یہ زمین ہر ایک جا  
 دور آدم تا بدور نوح سلطان ہوا  
 آدم ثانی لقب ہر نوح حق آگاہ کا  
 پھر دوبارہ بت پرستی چھا گئی بے انتہا  
 آندھیوں سے ہو گیا برباد خط ملک کا

نوح کی کشتی

نوح کی کشتی

اس پر بھی مانا نہیں تو پھر نصیحت کیلئے  
 دودھ والی اونٹنی ان کے طلب کی قوم نے  
 حکیم حق سے دودھ والی اونٹنی ان کو ملی  
 جس سے آیا زلزلہ اور سینکڑوں جانیں گئیں  
 پادشہ خدا کو تھا اُس نے بنایا باغ اک  
 سیم و زر کی خشت سے تیار کی اسکی فصیل  
 تھا نرم و پوش سرتاپا ہر اک اُس میں خشت  
 موتیوں کو تیا بہنو گرے کی تھی بہار  
 تھی جڑاوی بیج کی بارہ دری اس میں بنی  
 تھا کہیں باقی نہیں رہی برابر سیم و زر  
 کانپ اُٹھے آسمان مظلوم کی اک آہ سے  
 ظلم کا نکلا نتیجہ جب ہوا تیار باغ  
 ہائے ناکامی قسمت موت بھی آئی کہاں  
 دیکھنے پایا نہ تھا ایسا ہوا اک زلزلہ  
 باوجود اس کے نہ جگنا تھا نہ جا کا قوم نے  
 ستاروں کے اثر سے کچھ جو واقف ہو گئے  
 بت پرستی اور سیارہ پرستی میں تھے سب

آئے اک صلح ہمیں زور و صدق و صفا  
 اور کہا سچے اگر ہو یہ دکھا دو معجزا  
 جسکی کچھ پروانہ کی اور کاٹا سکوکھا لیا  
 جسکے منجملہ ہوا ہے ایک یہ بھی ساخ  
 نام جنت اُس کا رکھا اور کیا آراستہ  
 ریگ کے بدلے بچھا سب ریزہ الماس تھا  
 لعل اور یاقوت کے پھولوں کا تھا تختہ لگا  
 نیلم و پیکر ارج سے سون بنی چمپا کھلا  
 رنگ اُسے رنگ کے اس میں سج اہر بے بہا  
 جس کیسے پاس جو کچھ تھا وہ جبرائے لیا  
 جائیگا خانی نہیں ظالم کا ظلم ناروا  
 دیکھنے اُس باغ کو خدا کو خوب خوش چلا  
 اک قدم اندر تو باہر اک قدم اُس کا رہا  
 دفن و دونوں ہو گئے باغ اور بانی باغ کا  
 بلکہ پہلے سے زیادہ کفر میں ہو مبتلا  
 سات سیاروں کے پوجہ کی ہوئی بس ابتدا  
 تھا کوئی رمال۔ جادوئیں کوئی اُتار تھا



نام اللہ کا نہ بھولے سو بھی لیتا تھا کوئی  
 شہر بابل اک ہوتا یا نزدیک فرات  
 جس کی مستحکم عمارات بلند و خوشنما  
 یاد نہ اُن کا تھا ان کے جس کا نام تھا  
 وہ خدائی کی کہ اُس کی قوم نے سجدہ کیا  
 شان تھی اُسکی بڑی دربار تھا اُس کا بڑا  
 جس کا مضمون شاعر و غزل گو پھیلا ہوا  
 جو بڑی ہوبات نہنجی نظر اُسکی سدا  
 ایک تھی زہرہ طوافِ حسن میں تھی مرہ لقا  
 عشق میں اُس ہوش کے جو نہ کرنا تھا کیا  
 چاہ بابل میں پڑے قیدی بنے پائی نرا  
 حق پرست و بت شکن اس سال پیدا ہو گیا  
 ہو نہ ہمبستر کسی عورت کو مرد اس قوم کا  
 قتل نوزائیدگان کا حکم نمودی ہوا  
 بت تراش آذر کا وہ فرزند پوشیدہ پلا  
 کی ہدایت اپنے لیکن نہیں مانا کہا  
 اسیں تھے گو یا ہر اک دن کا الگ اک خدا  
 توڑے رشتہ باوجود میں تیرہ بڑت کر دیا  
 نام اللہ کا نہ بھولے سو بھی لیتا تھا کوئی  
 شہر بابل اک ہوتا یا نزدیک فرات  
 جس کی مستحکم عمارات بلند و خوشنما  
 یاد نہ اُن کا تھا ان کے جس کا نام تھا  
 وہ خدائی کی کہ اُس کی قوم نے سجدہ کیا  
 شان تھی اُسکی بڑی دربار تھا اُس کا بڑا  
 جس کا مضمون شاعر و غزل گو پھیلا ہوا  
 جو بڑی ہوبات نہنجی نظر اُسکی سدا  
 ایک تھی زہرہ طوافِ حسن میں تھی مرہ لقا  
 عشق میں اُس ہوش کے جو نہ کرنا تھا کیا  
 چاہ بابل میں پڑے قیدی بنے پائی نرا  
 حق پرست و بت شکن اس سال پیدا ہو گیا  
 ہو نہ ہمبستر کسی عورت کو مرد اس قوم کا  
 قتل نوزائیدگان کا حکم نمودی ہوا  
 بت تراش آذر کا وہ فرزند پوشیدہ پلا  
 کی ہدایت اپنے لیکن نہیں مانا کہا  
 اسیں تھے گو یا ہر اک دن کا الگ اک خدا  
 توڑے رشتہ باوجود میں تیرہ بڑت کر دیا

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

اُن کو جب پوچھا تو بولے مجھے کیا ہو پوچھو  
 دوسرے کو ذلّ جب لاک کی مشیت میں  
 اُس نے شاید بڑی کثرت نہ توڑا ہو کہیں  
 اُن کے یہ بے کہا بت بھی بھلا دیکھا جواب  
 قابلیت بات کرنے کی بھی حسن میں نہ ہو  
 اُس لیل مستند کو بھی نہیں مانا کوئی۔  
 آگ کا اک ڈھیر روشن ہو گیا شعلہ فشاں  
 شان حق دیکھو ہوئی وہ آگ گلزارِ ارم  
 اُن جن میں جن میں سرِ محفوظ ابراہیم تھے  
 کوئی جادوگر کہا۔ کوئی ہندو آپ کو  
 آگ نے یہ گل کھلا یا جب نظر آیا یہ  
 بے محابہ دخترِ نرود کو دی آگ میں  
 دخترِ نرود کے غم کی بنا ہوئی ہوئی  
 جب نصیحت بے اثر نرود کے آگے ہوئی  
 جس کے کالے کی دوا جزو بس کچھ بھی تھی  
 سر کو دھنسا تھا کبھی سر کو بیکٹا تھا بھی  
 قصیں خلیل اللہ ابراہیم کی دو بیبیاں  
 وہ خدا کب ہو جو ہر دوسرا دیکھے خدا  
 پھر نہ کیوں آپس جھگڑا ہو خدا دیکھا بھلا  
 پوچھ لو اُس سب کو بیٹھا سامنے تیشہ لیا  
 آپ نے اس پر کہا پھر غور تو کیجئے ذرا  
 جسکی خلقت آپ نے کی پھر وہی خالق ہو کہا  
 بت شکن نے حکم نرود سے پانی یہ سزا  
 اُس میں گین سے خلیل اللہ کو پھینکا گیا  
 سامنے تھی آگ۔ اندر باغ اک پھولا پھلا  
 دیکھنے والوں کو تیر تھی کہ کیا ہے جرا  
 جب نہیں کی عقل نے کچھ رہنمائی بر ملا  
 بعض نے آتش پرستی کا سبق اُس سے لیا  
 اور شریکِ حال حضرت ہو رہی وہ اکیلا  
 مدتوں سر پر اوڑھ کر خاک رُوک شفتیا  
 قبر سے اللہ کے اُترا چھروں کا قافلہ  
 اسکے کالے سے ہوا نرود کو یہ عارضہ  
 سر ٹپکتا رہ گیا اور سر ٹپک کر مر گیا  
 ایک سارہ دوسری بی بی جنابِ حاجرہ

تھے ذبیح اللہ اسماعیل جد مصطفیٰ  
 حضرت ابراہیم کی مجبور یوں نے یہ کیا  
 چھوڑ کر آئے وہاں جس جگہ کعبہ بنا  
 بوند بھریانی ملے اطراف میں ممکن نہ تھا  
 آج تک اس جگہ باطلہ ہے یہی جگہ کا  
 ہو کے دایں اس جگہ دیکھا یہ طرفہ جوا  
 طفل کے پیروں کے گر گئے سروان چشمہ ہوا  
 جس سے ہیں انسان حیوان سترار و جزا  
 دس برس کے بعد ابراہیم کا آنا ہوا  
 کرد و اسماعیل کو قربان در راہ خدا  
 لگے جنگل میں راضی بر رضاے کبریا  
 عین وقت ذبح اسماعیل آئی یہ ندا  
 اسکے بدلہ میں کرد قربان اک دنبہ بڑا  
 عید قربان میں سہی کو حکم قربانی ہوا  
 اپنے ہاتھوں خانہ کعبہ کی ڈالی بس بنا  
 یا الہی رکھ اسے آباد و قائم دیر پا  
 اک مری اولاد میں ایسا پیہر موہڑا

حاجرہ کے بطن سے فرزند اک پیدا ہوا  
 شیر خواری کے زمانہ میں گذر آپ پر  
 حاجرہ کو اور اسماعیل کو از حکم حق  
 ایک کھ میدان حق مودق رنگہ کیڑی  
 حاجرہ ہو پیاس سے مینا بے دڑین ہفت بار  
 جس جگہ پر تھا لٹایا طفل اسماعیل کو  
 تھا جہاں کوسوں نہ پانی محنت حق سوا  
 آب مزم ہے اسی کا نام مشہور جہاں  
 دیکھ کر پانی وہاں آباد ہونے لگے  
 جب یہاں آئے تو دیکھا خواب ابراہیم نے  
 اس لئے فرزند کو قربان کر نیکی لئے  
 بالرضا اپنے پسہ کو جب بچھاڑا اپنے  
 اتھاں دونوں کا تھا منظر لب چھوڑ  
 حکم حق کی آپ نے تعمیل کی اس واسطے  
 حکم سے اللہ کے ابراہیم و اسماعیل نے  
 جب ہوا تیار کعبہ کر کے حج یہ کی دعا  
 حق پرستوں کی عبادت گاہ کی کعبہ ہے

پاساں کعبہ کا ہو راہِ خدا سب کو بتا  
 نام اُس کا تا ابد قائم ہے اُسے کبریا  
 ہے دعائے حضرت ابراہیم ختمِ انبی  
 نام جس کا ہے محمد مصطفیٰ اصلِ علی  
 بعد ابراہیم کے گذرے پیمبر اور بھی  
 کو طوا وسمعیل و اسحق نبی با خدا  
 حضرت یعقوب و شاہِ مصر یوسف اہر  
 دورِ دقیا نوس کا فرقصہ اصحابِ کھف  
 قصہِ فرعون سے یہ سلسلہ منظرِ مہ ہے  
 حضرت یوسف کی تعلیم تھی بیسیلی ہوئی  
 راہِ حق کی سرِ بسر تسلیم دیتے تھے ہی  
 بعد یوسف جبکہ گذرے چار سو اور برس  
 اک مشیرِ خاص تھا فرعون کا ہامان نام  
 مذہبی تعلیم اُس نے بند کر دی سرِ بسر  
 کر دیا میدانِ خالی علم سے افضل سے  
 سینکڑوں تیار کر کے بت بٹھائی چار سو  
 میرے دم سے بت پرستی دہرائی تھی  
 اس لئے میں ہوں خدا تم سب میں محبوب  
 سن کے سبیل ہو دی سجدہ کیا فرعون کو  
 اس خدائی پیش فرعون کے تھا حال یہ  
 نام اُس کا تا ابد قائم ہے اُسے کبریا  
 نام جس کا ہے محمد مصطفیٰ اصلِ علی  
 کو طوا وسمعیل و اسحق نبی با خدا  
 یونس و ایوب پیغمبرِ شہِ صبر و رضا  
 مختصر لکھنے کی خاطر چھوڑا ان کا اجرا  
 امتِ یوسف کی کچھ کچھ جبکہ باقی تھی ہوا  
 اُس زمانہ کے ہر اک عالم کا یہ دستور تھا  
 جس سے راہِ حق کا باقی آ رہا تھا سلسلہ  
 اک ہوا فرعون اولِ مصر کا فرمانروا  
 تھا اُسی کا مشورہ فرعون نے جو کچھ کیا  
 دین کا جو دے سبق۔ قتل ہو۔ یہ حکم تھا  
 قتل چُن چُن کر کیا کوئی یہ جب عالم رہا  
 جب جو عبت پرستی سب ہو۔ اُس کہا  
 اور ہوں خالقِ تہوں کا جنکو پھر پیدا کیا  
 ہے عبادِ میری واجب۔ میرا سجدہ ہر دوا  
 اس طریقہ سے بنا فرعون اُن سب کا خدا  
 سابقہ پیغمبروں کی قوم کے افراد کا

کام جتنے تھے ذلیل و خوار سب ان کے لیے  
 خواب ایک فرعون نے دیکھا زمین سے اُگنے والی  
 کاہن درمال نے اس خواب کو تعبیر کیا  
 جس سے اوسین مہتری ساری تھیں کاہنوں  
 جبنا فرعون نے یہ کی سنا دی اس کے پاس  
 پھر بھی پیدا وہ ہوا۔ رمالیوں نے دنیا پر  
 ایک اس تدبیر پر تقدیر خندہ زان ہوئی  
 خوف فرعون کے مادر نے اس کے گلوں  
 آسمیہ تھی زو جب فرعون اُس دم نہر پر  
 دیکھا اُس صندوق بہتا آ رہا ہے سامنے  
 دیکھا اُس صندوق میں ایک بچہ خور و  
 جان کا خواہاں ہوا فرعون حایل ہوئی  
 امتحاناً آگ اور قوت اک طشت میں  
 امتحان میں جب بھی پورا تو اس کی حاجتی  
 جس سے جاننا نہ نہیں سہی۔ کوئی یہاں رہے  
 جتھوں ایک ملی دایا۔ انہیں کی حاجتیں  
 دشمنوں میں زو مادر یہ ہوئے پھر جواں

ظلم اسرائیلیوں پر جب بہت ہونے لگا  
 آسمان پر جا رہا ہے۔ زیر ہے خلق خدا  
 حق پرستوں سے نبی اشد پیدا ہوئی گا  
 کا رگرتدبیر کوئی ہونہ کچھ ہمیش خدا  
 ہونہ ہمبستر کسی عورت سے مرد اس قوم کا  
 قتل نوزائیدگان کا حکم فرمونی ملا۔  
 ایک فرزند حسین عمران کو پیدا ہوا  
 بند کر صندوق میں صندوق وہ سیلا دیا  
 جو کہ بہر نیل کی وہ نہر جاری تھی سدا  
 نہر سے اُس کو نکالا اور کھولا بر ملا  
 تھی وہ لا اولاد خوش خوش بڑھے بچہ کولیا  
 منت و اصرار سے بچہ کو آخر لے لیا  
 سامنے معصوم کے رکھا کہ یہ کرتا ہی کیا  
 آگ کی معصوم نے یمن میں کھی چھال پڑا  
 زو جب فرعون نے پالا انہیں اولاد سا  
 جس نے ندی میں کسی بچہ کو تھا سیلا دیا  
 تھے ہی موسیٰ کلیم اللہ رسول کبریا

اک پرستار خدا کو مارتا ہے بے خطا  
 ایک گھونٹ کھینچ کر ایسا دیا وہ مر گیا  
 مصر سے بھاگے۔ گئے دین۔ جہاں کچھ نہ لیا  
 ہشت سالہ نوکری پر پائیں زوجہ بہر لقا  
 کی ادائی مہر کی۔ زوجہ ملی۔ اک پارسا  
 راہ میں بی بی ہوئیں۔ بس دروزہ میں مبتلا  
 شدت سردی سے بچنے آگ کا رجحان ہوا  
 آگ روشن ہے وہاں۔ ہر ایک شعلہ آگ کا  
 آگ لینے کو گئے حق نے پیہر کر دیا  
 دیکھ کر یہ طور پر موسیٰ کو سکتہ ہو گیا  
 تو پیہر آج سے میرا ہوا صدمہ جبا  
 اک عصا جو ہاتھ سے چھوڑیں ہوا کٹ دیا  
 تھا یہ بیضا۔ اندھیر کیس دی دیتا ضیا  
 تھی زباں میں انکی لکنت۔ انکی باتوں میں مزا  
 آپ کے بھائی بڑے ہارون جن کا نام تھا  
 درمیاں اک بر آتا غیب سے آتی ندا  
 لنترا نی۔ دیکھ سکتے تم نہیں۔ کہتا خدا

دیکھا اک دن ایک کا فر کا بڑا ظلم و ستم  
 ظلم ظلم دیکھ کر موسیٰ نے ظالم کو دہیں  
 بعد اس کے وہ نبی اللہ از خوف قصاص  
 اور وہاں نوکر ہو اس شرط کی نزد شعیب  
 مدت مہرود کی اس گلہ بانی کے مومن  
 بعد اس کے جب وطن واپس چلے زوجہ کی تینا  
 تھی اندھیری رات از بس نا دو بار زور پر  
 دور سے دیکھا تو کوہ طور پر آیا نظر۔  
 اُس خدا کے دین کا احوال موسیٰ سے سنو  
 اک درخت سبز کی تھیں دالیاں روشن کلام  
 اک ندی غیب کی کچھ نہ تو تشویش کر  
 بس وہیں آپ کو دو معجز ایسے ملے  
 دو سر بچپن کے چھاسی ہتیلی کا نشان  
 عہد طفلی کی جلی انکی زباں تھی اس لئے  
 اس لئے کرتے رہے ہیں ترجمانی آپ کی  
 بے ذریعہ حق تعالیٰ کا بہ سنتے تھے کلام  
 آپ کہتے رہے ارنی۔ تو دکھا اپنا حال

طور سے بیہوش ہو کر حضرت موسیٰؑ گرسا  
 آپکی امت یہودی آج تک موجود ہے  
 آخر خیر الوراکی وی خبر توریت نے  
 جب گئے موسیٰؑ نصیحت کے لئے فرعون کی  
 حضرت موسیٰؑ کی قیوس دو خواہشیں فرعون  
 حق پرستوں کی نہ آزادی تیلے فرق کچھ  
 لیک اس میں کچھ نہ موسیٰؑ کی نئی فرعون نے  
 جب بے غم ہو موسیٰؑ نے کیا ہجرت کا قصد  
 یہ خبر سنا کر فرعون ایسا مشتعل  
 یہ گردہ حق پرستوں بے ہراسان ہو گئی  
 کی دعا موسیٰؑ نے جس سے پھٹ گیا دریا نیل  
 پار بننے لگو اس راستہ سے حق پرست  
 دیکھ کر اور جان کر اتنا ہی پانی ہی پہنچا  
 حق پرستان پار دیا بت پرستوں کا گردہ  
 حضرت موسیٰؑ چلے ویسے ہی ملکوں ملک  
 جنگ کی سجون سجون ملکوں سے راہ حق

اک جھلکا اپنی دکھا دی حق نے جب کڑتے تھے  
 آپ پر نازل ہوئی توریت قانون خدا  
 آئیگا فاران کی چوٹی پہ وہ نور خدا  
 ترجانی کیلئے بارون بھائی ساتھ تھا  
 حق پرستی ہو رہا ہو ہر پرستار خدا  
 مذہب و ملت میں ہو آزاد ہر چھوٹا بڑا  
 بلکہ پہلے سے بڑا ظلم و ستم ہونے لگا  
 سب ستار خدا کو ساتھ اپنے لئے لیا  
 فوج لیکر خود گرفتاری کو پہنچا دوڑتا  
 جب حریف روسیہ فرعون سر پر آگیا  
 اس گردہ حق پرستان کو نیا رستہ ملا  
 جنگ و ٹخنہ سے زیادہ نیل کا پانی نہ تھا  
 کر تعاقب نیل میں فرعون مع لشکر گرا  
 ہو گیا فرعون مع لشکر کا اک دم خامتہ  
 اکثر دن نے آپ سے پایا سبق تو حید کا  
 جس نے ان کی کشتی کی قتل اس کو کر دیا

سامری تھا ایک زرگر مصری صاحب کمال  
ایک گوسالہ بنایا گائے کا پاڑا مثال  
چھوٹ کر فرعون سے جب خلق نے دیکھا تو  
بعد مدت کے جو موسیٰ آئے واپس مصر کو  
زندگی تک کی بہت کوشش مگر بے سود تھی  
ایک تھا قارون دولت کی دہی جس کو بھی  
آخر شہادت عذاب جان اُس کو ہو گئی  
بعد موسیٰ اتحق پرستوں کا بھی یہ بگڑا چلن  
منتیں مردوں سے انگلیں اُٹھ کر اوجھڑ کر  
اس لئے طاقت گردا گرد اوڈھیل  
آپ خوش الحان تھے تاہم بدین ہو گئے  
ہے زبور پاک میں حضرت نے آنے کی خبر  
دور میں داؤد کے پیدا ہوا القمان حکیم  
پھر ہوئے داؤد کے بیٹے سلیمان جہا  
خضر اور الیاس آئے دوزین حسن شاہ کے  
ابن مریم کا یہاں سے ذکر ہے یہ مختصر  
بے پدر پیدا ہوا موسیٰ زیشان کبریا

لہذا یہ کہ جو ملک تنگ نہ بنائے ہیں۔ لہذا دیکھو زبور (۴۴)



بطنِ مادر میں جو مریم آئیں۔ ماں کی دعا  
 دخت ہونے پر بھی اپنے قول پر قائم ہیں  
 رات دن بچپن تک تمہیں جو عراہِ حق  
 یوسف بنجار سے بیاہی گئیں پھر بھی ہیں  
 قدرتِ حق سے ہوئی وہ حاملہ از عجب  
 اس لئے پیدا ہو گئی تو روحِ اللہ ہو  
 تھے مسیحا وہ کئے مردوں کو زندہ سرسبز  
 آپ کی اُمت نصارا آج تک جو ہے  
 آمدِ خیرِ الورا کی دی خبر انجیل نے  
 تھے بزرگوں کی مزاروں پر جے رانہ  
 حضرت عیسیٰ نصیحت اُن کو جبے ڈلے  
 کی شکایت بادشاہ کے سامنے آئی بڑی  
 بس اسی الزام پر ان کو ہو اسولی کا حکم  
 آپ کے بارہ حواری۔ آپ کے تھے جانِ نشا  
 تھا یہ وہ الاسحران کا حواری اک شفی  
 حق نے دنیا سے اٹھایا حضرت عیسیٰ کو جب  
 ہوا اگر فرزندِ تور اہب بناؤنگی خدا  
 تھے جو زکریا پیمبر اُن کو لے جا کر دیا  
 عابد تھیں۔ زادہ تھیں صالح تھیں۔ پارس  
 وہ کنواری سرسبز مشغول دریا و خدا  
 بے وساطتِ بطن میں داخل ہوئی روحِ خدا  
 برگزیدہ اور تھے برحقِ رسولِ کبریا  
 ہر مریضِ لادو اتھا آپ سے پاتا شفا  
 آپ پر نازل ہوئی انجیل از حکمِ خدا  
 یہ کہ سچائی کا پتلا رہنما اک آئینہ  
 لوٹتے وہ زار وں کو اور لٹاتے ڈروا  
 رنگ لائی یہ نصیحت۔ راہبوں نے یہ کیا  
 کافر و غارت گردینِ نبی موسیٰ۔ کہا  
 جب گرفتاری کا انکے حکمِ سلطانی ہوا  
 جب مصیبت یہ بڑی ہر ایک کے رستہ لیا  
 بس دکھایا اُس شفی نے سب کو عیسیٰ کا یہ  
 آپ کے جو تھے حواری سب نے ملکر یہ کیا

نفسِ انجیل کی ترتیب دی اس طور سے  
تھا زمانہ مقتضیِ حیات کا اُس وقت میں  
بے بدرتھے حضرت عیسیٰؑ نبیؑ اس واسطے  
عیسیٰؑ واللہ درودِ قدس کو اک جا کر  
اور یقیناً ہم سب کی بخشش کے لئے  
اس لئے سرزد گنہہ جو کچھ کہ عیسائی سے ہو  
اُس بدی کے بالعوض اُس غیر کی نیکیاں  
ہو رہی انجیل کی اصلاح ہر اک میں  
اصل صورت اس لئے انجیل کی باقی نہیں  
بعد عیسیٰؑ آئے دنیا میں رسولِ ہاشمی  
بر رسولانِ خدا بر خاتمِ پیغمبراں  
ذکر احمد میں مسدس میں نے لکھا ذیل میں

حکم حق فرمودہ عیسیٰؑ پیہر کے سوا  
کل امورِ مصلحت آمیز بھی داخل کیا  
لکھ دیا عیسیٰؑ نبیؑ۔ اللہ کا فرزند تھا  
کی کھڑی سولی سبقِ تثلیث کا سبب دیا  
رب کا جو فرزند عیسیٰؑ تھا وہ کفارہ بنا  
جائے سرغیروں کے وہ پاؤں اُسکی یہ سزا  
آئیں عیسائی کے حصہ میں گنہہ دعوایا گیا  
از طریقِ دستِ اندازیِ سابق۔ بار بار  
بلکہ اُس کا حکمِ اصلی۔ دیکھو قرآن میں ذرا  
خاتمِ پیغمبراں۔ برحق محمدؐ مصطفیٰ  
عرض کر نصرتِ درود پاک ہر اک مرتبہ  
جس میں بالتفصیل اُن کا ذکر ہوتا انتہا

# مَسَد

## (۲۳) عروج و زوالِ اسلام

کسِ بیاں سے ہو حمد ربِّ غفور    وحدۃ لا شریک ہے وہ ضرور  
شانِ جلالتِ مشہور    ذاتِ عظیمِ نوالہ مذکور

ما عرفناک عارفون نے کہا

ما عبدناک عابدون نے کہا

وہ عظیم و کبیر ہے لاریب    وہ مُقیم و قدیر ہے لاریب

وہ سمیع و بصیر ہے لاریب    وہ علیم و خبیر ہے لاریب

وہ بڑا اُس کی کائنات بڑی

ہے مثلِ چھوٹا مونہ ہر بات بڑی

بعد اللہ کے محمد ہیں جن کے اوصاف نیکانجی ہیں

خیر بخشہ اب و جد ہیں نور ہی نور حق محمد ہیں

ختم ان پر ہوئی نبوت ہے

شانِ یہ شانِ ربِّ عزت ہے

مظہر کبریا ہی تو ہیں      اشرف الالبیاء ہی تو ہیں  
 سرورِ اوستیا ہی تو ہیں      کامل الاتقیاء ہی تو ہیں  
 کلمہ لا الہ الا اللہ  
 ہے رسالت کا آپ ہی کے گواہ

### زمانہ جاہلیت

آپ کے قبل تھی جہاں گمراہ      ہیں تو ابریح دہر اس کے گواہ  
 جاہلیت میں سب بحال تباہ      تھے تمدن سے کچھ نہیں آگاہ  
 جامہ انسانیت کا تھا نہ کہیں

تھا شعارِ شعور حیف نہیں

کل عوب کفر میں سرا سر تھا      بت پرستی کا شور گھر گھر تھا  
 شرک کعبہ کے گھر کے اندر تھا      روز کا بت الگ مقرر تھا  
 تین سو ساٹھ بت تھے تجھ سر کے

پوجنے کے لئے برس بھر کے

تھے سوائے اور بت گھر گھر      تھی کہیں چوب اور کہیں پتھر  
 جن کے آگے سروں کو اپنے دھر      سر سجدہ رہا زمانہ بھر

نار و تثلیث کا تھا صید کوئی

یہ طلسم و نجوم قید کوئی

اُن کا مذہب اگرچہ تقویٰ قدیم تھے مگر ان میں بعض بعض سلیم  
رب کو واحد سمجھتے اور عظیم مثل موسیٰ و حضرت ابراہیم  
مختصر طور پر خبیثوں کی

مذہبی جماعت خدا پرستوں کی

وہ بھی کہتے اسی سفینہ میں طائف و مکہ یا مدینہ میں  
باقی جملہ تھے اس قرینہ میں کفر اور شرک سب کے سینہ میں

مذہب و دین منتشر جیسا

بس تمدن کا حال بھی ویسا

کوئی قانون تھا نہ مذہب تھا کام بے ضابطہ سراسر تھا

اختلاف رسوم گھر گھر تھا ہر قبیلہ جدا عمل پر تھا

مشغلہ تھا شراب خواری کا

اور چرچا قمار بازی کا

تقویٰ حال زنانہ خولہ مثل اک جائیداد منقولہ

ہو رہے رو و بدل و مکفولہ غیر گنتی ہو عقد و مقبولہ

ہاتھ میں تھا طلاق کا درجہ

تقویٰ آسان انتہا درجہ

تھیں سبھی عورتیں وہاں آزاد بے خلع مردان کے بے تعداد

خرخشہ گر ہو نسبتِ اولاد ہو نہ دریافت کچھ بھی اس زیاد

طفل کا جس طرٹ رہے رجحان

وے اُسی کو بخوجی دوران

اُسے دن کیوں رہے نہ جنگِ صل تھا یہی فرض مذہبی اول

قتل گر ہو تو برسرِ مقتول لیتے قاتل سے انتقامِ عمل

جس نے قاتل سے انتقام لیا

اُس سے اوروں نے انتقام لیا

اُس کی صدیوں بچھے نہ چنگاری آگ بھڑکی رہے ہر اک باری

ایک کی اک کرے طرفداری پشتِ باپشت سلسلہ جاری

خاندانوں کے خاندانِ تمام

مٹ گئے نام اور نشانِ تمام

گر ہو پیدا کسی کو دختِ معاً تو شہادت کے خوف سے فوراً

تائشِ سالہ اندازاً دخترِ زندہ دفن ہو سکما

جان دیوتاوں پر کھپاتے تھے

بھیٹ انسان کو چڑھاتے تھے

تھانہ اس ملک کا کوئی سردار خانہ جنگی میں تھے سبھی تیار

دیکھ اعدا نے ان کا حالِ زار کر کے حلقہِ گوشِ ہر اک بار

رومی و جشیوں نے زیر کیا  
اور ایرانیوں نے زیر کیا

ولادت پاک حضرت <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup> سیال تہاب

یک بیک نور حق بیافت نھور آسمان وزین شد پر نور  
ارض مکہ ز فیض شد معمور خیر و برکت رسید تا مقدر

شد بہ اپریل در دھرم پیدا  
پنج صد شخصت و نہ نہ علیہ

احمد مجتبیٰ ہوا پیدا نور رب علما ہوا پیدا  
خاتم انبیا ہوا پیدا شافع دوسرا ہوا پیدا  
راہ بالحق دکھا دیا جس نے  
راہِ ناحق مٹا دیا جس نے

چاند قوم قریش سے نکلا جس میں ہاشم کا اک قبیلہ تھا  
آمنہ اسم پاک کے مادر کا باپ عبدالطلب دادا  
جن کا آبائی تھا یہی پیشہ  
خدمت پاک خانہ کعبہ

آمدشہ سے قبل رفت پدر مرد مادر پیشش سن سرور

مثل فرزند آپ کو رکھ کر پرورش کی چچا نے سدا مبر

وہ چچا جو کہ تھے ابوطالب

ساری قوم قریش پر غالب

تھے جو بکین سے پاکباز حضور ہو گئے تھے امین بس مشہور

گلہ بانی پہ وہ ہوئے مامور بکریوں کو چرایا تا بہ شعور

بعد نام خدا شباب آیا

حسن بھی دوڑتا شباب آیا

سراپائے مبارک

چشم بد و در حسن بھی ایسا نور ہی نور چاند کا تکرار

کوئی لائے نہ تاب نظر اہ مات ہو جس سے نور کا تکرار

تھا کھڑا چہرہ رسول صریح

رنگ سرخ و سفید اور ملیح

چشم وہ چشم آہوا و سیاہ نور قدسی ٹپک رہا ہر گاہ

تیر مرثگان شاہ مثل سپاہ تھی کھڑی منتظر بحکم الہ

نیلگوں ایک ہاشمی رگ تھی

دونوں ابرو کے درمیان بھلی

آپ کی تھی فراخ پیشانی ابروئے خم کشید محرابی



ہو تو ان ناکِ آپ کی اونچی وِردندان تھے موتیوں کی لڑی

گردنِ پاک تھی صراحی دار

تھے مُہرِ اہر عیب سے سرکار

تھا میانہ۔ سبھی تیر رعنایا جسمِ نازک بڑا سبیل تھا

تیز رو تھے۔ نشانِ چستی کا چال میں استواری حد درجہ

سر بڑا عاتلی کا گنجینہ

حُبِ حق میں کشادہ تر سینہ

گردِ ریش مقدس و انور بالِ کالے لٹکتے شانوں پر

زلفِ سنبل مثال میں گھونگر بوئے مشکیں و عنبریں ازبر

و دونوں شانوں کے بیچ بالتصیق

تھی نبوت کی مہر بالتحقیق

## عادات و اطوار

تھے حلیم و متین ختمِ نبی کوئی باقی نہ حدِ متانت کی

خلق تھا اور انکساری تھی کم سخن اور بات میں نرمی

عدل و انصاف تھا پسندیدہ

غیر جس کے رہے ہیں گرویدہ

اقر باخوش رہیں محبت میں ہم محملہ کو بھی نہ وہ بھولیں  
دوست لطف و کرم سوشادہیں یاد دشمن کریں مدار آئیں  
عہد و پیمان میں بڑے پکتے  
سب کے وہ دوست ولی سچے

تقی محبت زیادہ بچوں پر اور شفاعت میں سب پہ ایک نظر  
تقی نہ تخصیص پیش پیغمبر تھے امیر و غریب سب یکسر  
مرد خوش خلق صادق الاقرار  
ظاہر و باطن ایک لیل منہار

تھے وہ ثابت قدم شفیع اُمم ہو اگر مبتلائے رنج و الم  
ہوئیں کیسے ہی سخت درد و غم نہ زباں تک شکایت آئے ہم  
چھوڑتے تھے نہیں وہ استقلال  
تھے دوراضی رضا سے حق پہ کمال

## ملازمتِ سفر

جب ہوا بست و پنج سال ظہور بی خدیجہ نے دیکھ اُن کا شور  
بہ تجارت کیا انہیں ماسور کہ عرب سے یہ شام جائیں دور

۱۔ حضرت کے اوصاف معدوم کر شیعہ لئے دیکھو نظم نمبر ۱۱۱۱ اہل سرکار دو عالم۔

تھا سفر آپ کا بہ ارض شام  
راہ میں ایک جبکہ آیا مقام

### بشارت بشار رس

دی بشارت یہ ایک زاہب نے تھا جو نسٹوری قوم سابق سے  
آپ کو وہ بھی روز آئیں گے ہونگے سہارا اک زمانہ کے  
نام روشن رہے بصدا جلال  
مشرق و مغرب و جنوب و شمال

### واپسی سفر

کام میں نے کیا لیاقت سے دل دہی اور پھر دیانت سے  
اس لئے غیب کی اعانت سے نفع حاصل ہوا تجارت سے  
آئے واپس غرض سفر سے حضور  
ہر طرح سے منطفہ و منظور

### عقد حضرت خدیجہ الکبریٰؓ

تھا خدیجہ سے آپ کو رشتہ جو بڑی مالدار تھیں بیوہ  
جس نے دو عقد ساتھ کیا عمر چالیس سال حسن و صلا

گھر ہوا اُن کے دل میں خدمت سے  
عقد آخر ہوا ہے حضرت سے  
**سناوت**

جس سے سرکار ہو گئے خوش حال    فارغ البال اور مالا مال  
سربراہِ خدا ہے جل جلال    کر کے تقسیم سب زر و اموال  
جب ہوا دل میں عشق جاگے گزینے  
یہ ہوئے یاد حق میں گوشہ نشین

### عبادت

کھا جو غارِ حرا - وہاں دن رات    تن بہ تنہا بہ جستجو سے نجات  
تھے عبادت میں شاہِ نیک صفات    اور مصروف در دعا و صلوات  
حل مشکل کا مشغلہ ہر روز  
بت پرستی خلق سے دل سوز

### نزولِ وحی

بچل سال شد جو عمر تئیں    بہ رسالت رسید حامیِ دین  
لیلۃُ القدر ہست چوں بقیں    آمد از غیب جبرئیل امین  
آمدہ بر رسول وحیِ خدا  
ابتداءً نزول شد اقراء

## نزول قرآن مجید

تفانہ قانون و ضابطہ جو دہاں پارہ پارہ سے ہو گیا قرآن  
ہے جو قانون قدرت رحماں راستہ دو جہاں کا جس تکمیاں  
بالیقین اس کا جو کہ عامل ہو  
اس کو دنیا و دین حاصل ہو

## ہدایات سرکارِ دو عالم

شہ نے از حکمِ داد و محشر سب کو تلقین کی یہ شامِ سحر  
مجھ کو حق نے کیا ہے پیغمبر تاکہ ظاہر کردوں یہ میں تم پر  
کلمہ لا الہ الا اللہ  
ہے نہ معبود اس سوا واللہ

بھٹوڑ دوسب پرستشِ اصنام تم کو دیتا ہوں دعوتِ اسلام  
ہے یہ امن و امان کا پیغام ہے یہی راست راہِ خاصِ عام  
راستی موجبِ رضا ہے خداست

کس نہ دیدم کہ گم شد از روئے راست  
ایک ہے وہ خدا ہے بخشنده ہے اُسی کا چہرہ رسو جلوہ

کوئی اس کا نہیں زن و بچہ لے کسی کا نہ وہ کبھی حلیہ

این خیالات ہست یک ہدیاں

کہ بہ حلیہ نمود شد یزدان

پاک ہے وہ خدا کے بے ہمتا اور خالق تمام عالم کا

ہے وہی سب کا پالنے والا ہے وہی سب کا استجیب دعا

ہوں اُسی رب سے طالب امداد

نہ سُنے اُس سوا کوئی فریاد

بعد امتد کے ہر ایک بشر ہے سبھی خلقتوں سے افضل تر

حق نے اپنا این اس کو کر دیں سبھی اپنی قوتیں یکسر

جس امانت کی پرستش حق سے

روزِ محشر نہ ہر بشر چھوٹے

نیکوں کا بدل ملے اچھا اور بدیوں سے ہو عذاب بُرا

جس نے جیسا کیا وہی پایا جائے خالی نہ خیر و بشر اصلا

لیکے دنیا سے کچھ نہ جائینگے

نیک اعمال کام آئینگے

اشاعت اسلام

بعض نے سُن رسول کا پیغام ہو گئے دل سے داخل اسلام

بعض نے از طریق بغضِ خام لاکھ ایذائیں دیں۔ دیاوشنام  
 رنج و غم اس میں آپ نے پایا  
 رفتہ رفتہ پہ دین پھیلایا

## معراج مبارک و حکمِ نماز

شش صد بست و یک سیحی سن بست ہفتم رجب مہرِ روشن  
 جلو حق بدید آوردن یافت معراج۔ پاک جانِ دین  
 فرض آں وقت شد نیازانہ  
 پنج وقتہ نماز روزانہ

## آغازِ سنہ ہجرت

دشمنوں نے دیا جو رنج و محن قصدِ ہجرت کیا بہ ترکِ وطن  
 مارچ کا تھا ہینہ مستحسن شش صد بست و دو سیحی سن  
 سالِ ہجری کی ابتدا یہ ہے  
 اور ہجرت کا ماجرِ ایہ ہے  
 غار میں کوہِ ثور کے اک بار چھپ کے بیٹھے وہ تین دن ناجائز  
 ساتھ کوئی نہ موس و غنخوار جز خدا اور ایک یارِ غار

در پہ مکھڑی نے بُن دیا جالا  
اور کبوتر نے دے دیا انڈا

وُرود مبارک مدینہ منورہ

کی سہی نے دہاں تلاش ہزار نہ پتہ آپ کا ملا زہار  
دھونڈ کر سب کئے جب آنکار آپ نے پھر دہاں لیا نہ تار  
چوں مدینہ رسید حق آگاہ  
خیر مقدم بکر دخلت اللہ

بنا مسجد نبویؐ

جمعہ کے دن ورود پاک ہوا جب سے اس روز کا ہوا چرچا  
آپ نے کی نماز جمعہ ادا دین اسلام پر دیا خطبہ  
دستِ حضرت سے اس سفینہ میں  
ایک مسجد بنی مدینہ میں

دعویٰ اسلام

دین برحق یہاں سے استحکام پا گیا درامیان خاص و عام



بھیج کر شہ نے چار سو پیغام دی سلاطین کو دعوتِ اسلام  
جس نے کی عزتِ ندائے خیر  
وہ ہوا موردِ دعاے خیر

## حُسنِ سلوک بہ قیدِ نِ جنگ

جو ہوا شہ سے برسرِ پیکار آپ نے کی مدافعت ناچار  
ہو وہ کیسا ہی دشمنِ غدار عفو فرمایا آپ نے ہر بار  
جنگ کے قیدیوں سے تھا وہ سلوک  
جس کے قائل رہے جہاں کے لوگ  
جنگ بدر

سر مہمات تو ہوئے اکثر دلوں سنہ ہجریہ میں ایک مگر  
بدر کے جنگ میں بہ فتح و ظفر تھے نبی۔ اپنی فوج کے افسر  
مثل مورد کے فوج آئی  
فتح معدو دے چند نے پانی

## جنگِ وادیِ اُحد

چار ہجری میں مکہ والوں کا وادیِ اُحد میں چھڑا جھگڑا

پُر خطر تھا غنیم کا دھاوا جان نثاروں نے جان پکھیل  
 زخم کھائے حضور نے بالذات  
 تھا مگر کھیت آپ ہی کے ہاتھ

## فتح مکہ

اس لڑائی کے بعد بھی اکثر کی ہے اک اک مہم حضور نے سر  
 نوسہ ہجریہ کی ہے یہ خبر شہر مکہ لیا بہ فتح کو ظفر  
 کفر کعبہ سے بس مٹا ڈالا  
 تین سو ساٹھ بت کو توڑ دیا

## نماز بہ کعبۃ ایتد

مقتدی سب بہشت پیغمبر کعبۃ ایتد میں صف بصف ہو کر  
 از خضوع و خشوع سرتاسر سر بسجود ہوے خدا کے گھر  
 کلمہ گو بڑھ رہے تھے روز بروز  
 سر پہ تھی رحمت ضیا افروز  
 جنگِ حنین

کر و جنگِ حنین شاہِ اناام یافت نام و نشان در ہر گام

جگہ گایا ستارہ اسلام ملک گیری میں حکم تھا یہ عام  
 جو پڑ ہے کلمہ پائے امن و امان  
 در نہ جز یہ سے مشکلیں آسان  
 دیکھئے معجزات حیرت زا ہو کے ختم لہجی کے گرویدہ  
 سینکڑوں نے بغیر چون و چرا دین اسلام کو قبول کیا  
 سب تھے صوم و صلوٰۃ کے پابند  
 مال و زر میں زکوٰۃ کے پابند  
 باغ اسلام تھا پھلا پھولا تھا ستارہ نصیب کا چمکا  
 باغ کا ہر درخت تھا تازہ اور سرسبز اُس کا ہر پودا  
 باغبان احمد رسولِ نِماں  
 تھے ہر اک برگ و بار کے نگراں

## وصال پاک

اے ناکامی غریبی ما سایہ عافیت نہ سر پہ رہا  
 یا حوادث نے ہم کو زیر کیا شوق دل ہی میں رہ گیا دل کا  
 لاکھ شاگرد گو رہیں عالی  
 جائے استاد ہے مگر خالی

ہے خدا کے سوائے سب کو فنا ہو ہیسا  
 جس کسی کو خدا کا حکم ہوا چل بسا وہ بغیر چون و چرا  
 از سبکہ تاسا مئے اکال

ہے سجا رکھی مَن عَلَیْہَا فَاَن  
 چھائی ادبار کی گھٹا افسوس کیا گہن چاند کو لگا افسوس  
 شمس عالم نہیں رہا افسوس سب کا حاجت روا گیا افسوس  
 بارہویں تھی ربیع اول کی

روز دوشنبہ یازدہ ہجری  
 جب گئے شاہ دین جنت کو وقتِ آخر کہا یہ امت کو  
 بھولیو تم نہ اس وصیت کو سب مسلمان رکھیں اُخت کو  
 ہے مساوی ہر ایک کا درجہ  
 ہے نہ اُس میں کسی کا کچھ ہرجہ

## خلافتِ خلیفہٴ اولیٰ دوم

یا نبی آپ کی وصیت پر کچھ زمانہ تو سب رہے مل کر  
 یعنی بو بکر اور خلیفہٴ عمرؓ پائے فتح و ظفر زیادہ تر

شرق سے غرب تک بحسن  
 دین کا نام کر دیا روشن  
 تھے عمر جو خلیفہ ذیجاء اک زمانہ ہے مدح خواں بہر گاہ  
 وہ فتوحات پائیں خاطر خواہ ہاں تواریخ دہر اس کے گواہ  
 شاہان لرزیدہ بود از نامش  
 کرد حاشا نہ سرکشی سرکش  
 شاہ شاہان تھے بادشاہت میں اور ذی خلق تھے مروت میں  
 قاسم بے غرض غنیمت میں صاحب عدل تھے حکومت میں  
 نورشیش زدستِ عدل امیر  
 شد نہ جانبر ز در ہائے کثیر

## خلافت حضرت خلیفہ سوم

بعد ان کے خلیفہ عثمان آئے مسند پر جامع القرآن  
 جزیہ یادِ خدا لے انس و جان نہ رکھے وہ کسی طرتِ رجمان  
 جو کہ حضرت کے ایک تھے داماد  
 تھانہ دولت میں کوئی ان سے زیاد  
 جس نے حضرت کے اک اشارہ پر راہِ حق میں لٹا دیا سب گھر

نہ رکھا پاس کچھ زور و زلیور تھے ملقب غنی وہ سرتاسر

ہجرا احمد میں جو رہے مردہ

کیا بھلا اس کو لذت دنیا

سبب فساد

اس لئے مقتدر ہوا مروان اس نے اپنوں کی خاطر احسان

ایک کو ایک پر کیا قربان جس کو چاہا بنا دیا سلطان

پھر نہ اسلام میں رہی بندش

حق تلف ہو چلا بلا پریش

جس سے ہو کر فساد جلوہ گن بگڑا اسلام کا تمام چلن

بغض و رشک حسد ہوا شن ایک کا ایک ہو گیا دشمن

ڈھنگ اسلام کا ہوا بے ڈھنگ

بد دلی نے جمایا اپنا رنگ

شر سے ابن صبا یہو د کے جب سخت یورش ہوئی بہ ملکعب

آب و خور بند تین روز و شب شاہ عثمان پر رہا یہ غضب

نہوے شاہ برسر پیکار

گو خلافت کی فوج تھی تیار

صیف صد حیف گردش ایام ہم نے بھولا رسول کا پیغام

تھا مسلمان کا قتل ہم پر حرام باوجود اس کے وہ کیا ہے کام

ابتدا شد شہید بالاعلان

باب تشنه حضرت عثمانؓ

فت خلیفہ چہارم  
خلا حضرت چہارم

بعد عثمانؓ - علیؓ نیک نہاد شہ کے داماد - بھائی تھے عمزاد

ہو خلیفہ بہ تخت عدل و داد اور سن کر ہر ایک کی فریاد

حق بہ حقدار کا خیال ہو ا

لیک انجام یہ محال ہو ا

نزاع خلافت

آگ بھڑکی مخالفت کی تمام تہلکہ پڑ گیا بہ روم شام  
تھے مخالف زیادہ تر حکام کی نہ تفصیل اُن سبھی نے عام

خانہ جنگی شروع ہوئی جس سے

مور کے ہو گئے کئی اس سے

## امامت حضرت امام حسن

دست برداری از خلافت

بعد مولا بنہ انتخاب زمین تخت پر آئے جب امام حسن  
صلح کل بس تھا آپ کا ثیون میٹنے کے لئے فساد و فتن

کی خلافت سے دست برداری  
اور امامت لقب کیا جاری

## حضرت امام حسین

جب حسن نے وفات فرمائی جو کہ چھوٹے تھے آپ کے بھائی  
بس امامت حسین نے پائی چھیڑاُن سے بھی ایک پیشانی

چھیڑاُن سے ہوئی ہے بیعت پر  
کہ یہ بیعت کریں خلافت پر

## شہداء حضرت امام حسین

نہ خلافت کا فرض تھا باقی بلکہ اک عیش کی حکومت تھی  
شام میں تھی یزید کی شاہی اس لئے آپ نے نہ بیعت کی



جس ببت ہوئے شہید امام  
آب و خورتین دن تھا ان چہ ام  
مصائب آل طہر

ظلم ایسا ہوا معاذ اللہ خوش واقرب کو بھی ملی نہ پناہ  
شد کرم بے روا بغیر گناہ شصت و یک ہجریہ سنش صد آہ  
جسم کوفہ میں سر بہ شام گئے  
غیر گور و کفن شہید ہوئے

## وفات مامین

بعد حضرت حسینؑ سر تا سر ظلم سے جو نہ ہو سکے جانبر  
عابد و باقرؑ و شہ جعفرؑ موسیٰ کاظمؑ علی رضاؑ سرور  
تھے محمد تقیؑ علی انقیؑ  
تھے حسن عسکریؑ امام سہمی

## عرض حال بارگاہ سالکین

یا محمدؐ رسولِ پستی بان آپؐ کا تحفہ یہ آخری فرمان  
ہیں مرے دو نشان بالا اعلان ایک تو آل دوسرا قسمان

اَلْکَھَالُ وَدَہُوا اَوَّل

وہ تران ہے بغیر عمل

اب نہ کوئی امام نہ سید نہ اور نہ اُمت کا ہے کوئی رہبر

یابھی اب سبھی اچھے ہو کر رہے خدا کا خفا و گہریاں نہ

اب یہاں کے خدا تو ہوسے بھال

ورنہ اُس کی سبھی سخت محال

آپ کا احتضار یہ مقصد اسلام ہوں سلمان ہم خیال تمام

مذہب و ملت و عقیدہ و کام سب میں ہو جائیں ایک خاص علوم

ایک اب ہیں یہاں طریق کئی

سنی و شیعہ و فریق کئی

فرق یہ بے مثال ہے مول این و آں کا مٹے یہ سب جھگڑا

راستہ اک بتائے سید صا جس پہ ہم سب رہیں عمل پیرا

کَلِمَہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

بجھتے اس کے کیجئے آگاہ

ہیں جو خاصانِ حق عز و جل عالم باعمل تر و نور ازل

مستوی ہے یہی صراطِ عمل ہے یہی دو جہاں میں افضل

۱۔ دیکھو نظم نمبر (۲۶) قوت انسانی۔ اور دیکھو نظم نمبر (۲۶) راہ طریقت۔

جس کی نقین آپ نے کی ہے  
 آج فطرت نے سنے وہی پی ہے

## (۲۴) فرقہ پرستی

اے مسلمانو خدا کے واسطے سوچو ذرا  
 کھو چکے جو کچھ کہہنا تھا رکھا ہو کیا دہرا  
 ہے بُرا آیا زمانہ خواب غفلت سے اٹھو  
 ہے عہد و سر پر ہمارے سر بسر خنجر بکف  
 ہوئے سنی یا کہ شیعہ یا وہابی۔ خارجی  
 نام مسلم۔ کلمہ گو کو ایک ہی سمجھے عہد  
 اس لئے اتنے خدا را ایک ہو جاؤ سہی  
 جنتی ہو دوزخی ہو کچھ سہی چھوڑی بحث  
 آؤ سب مل لو گئے ہو جمع اک جھنڈے تلے  
 ہے مثل مشہور دشمن بہائی کا بھائی ہے  
 اس لئے اب وقت ہر اس کا کہ ہو متفق  
 اب زمانہ نہیں فرقہ پرستی کا رہا  
 پھر چھجکے کس لئے ہیں اس دن بھادو  
 آنکھ ملکر دیکھو دنیا میں ہر کیا کیا ہو رہا  
 قتل کرتے وقت وہ پوچھے نہ فرقہ کونسا  
 قادیانی ہو کہ دہری یا کوئی فرقہ سوا  
 سامنے اُس کے ہیں اک سب چاہو تم ہو بھلا  
 جب اکٹھے جائیں قدم بچپائی سے کیا فائدہ  
 بھائی اپنا اس کو سمجھو جو کوئی کلمہ پڑھا  
 اب من و تو کا ہر ہر گز نہ فرق بے مزا  
 وقت آجائے تو اک ہو جا بے چون و چرا  
 اور ہوں اک روح دو قالہ جب اٹھیں تو کیا

فرق سب مٹ جائے ہم سے یا الہی العالمین  
 متفق ہو جائیں ہم سب ہی یہ فطرت کی نما

## (۲۵) صراطِ مستقیم

ایک اہل دل کو ایک جو یا حق نے یہ کہا  
 سادگی اسلام کی دیکھی قسمت سے بھری  
 آگے اس میں جبکہ دیکھا شاخہاں لاتعد  
 چار جانب سے مجھے آتی رہی ہیں دعوتیں  
 جنتی خود کو کہا اور دوسرے کو دوزخی  
 دیکھ کر یہ امت موسےٰؑ مجھے یاد آگئی  
 دین احمد سے مشابہت پرستی کا رواج  
 اس لئے مجھ کو بتا دو ایک راہِ مستقیم

مستند اسلام کی باتوں نے میرا دل لیا  
 اس لئے آبائی مذہب چھوڑ اس میں آگیا  
 ہو گیا حیراں سمجھ میں کچھ نہیں ہے آ رہا  
 مجھ کو ہر طبقہ نے بتایا نیا اک راستہ  
 ہر کسی نے اپنے مذہب کا فزوں رتبہ کیا  
 بعد موسےٰؑ جو عمل اس وقت تھا جاری ہو  
 پھر وہی سب عتیں کسی رکھی جائیں اور  
 دو جہاں میں سرخرو جس رہوں بیش خدا

صاحبِ دل نے دیا جو یا حق کو یہ جواب  
 بلکہ اُس کلمہ کو دیکھو جن تم ایمان لائے  
 لا الہ الا اللہ میں ہو بھید سب  
 ہے نہیں اس میں کسی کا کچھ اجارہ سرسبز

ان فروعاتی بکھیرا دل میں نہ جاوے مٹا  
 جس کی شاہِ دین نے تلقین کی ہے بار بار  
 دل کو آئینہ بنا کر دیکھ لورا ہ صفا  
 اپنے ہاتھوں سے ملیگا اپنی محنت کا صلہ

۱۔ دیکھو نظم نمبر (۲۴) مختصر حالات انبیاءؑ پر گزیدہ میں قصہ حضرت موسیٰؑ۔

یہ وہ ہے ترکیب کلمہ جس پر قربان جا  
 آئندہ سینہ بسینہ فیض بخش اولیا  
 اس سوا تم کو ملے ہرگز نہ راہ مستقیم  
 چاہو تم کچھ بھی رکھو نہ عقیدہ ظاہر

سُن کے یہ جو یا سُن سُن رہا ہو مضطر  
 اُن کے نقش قدم کی پیروی کے واسطے  
 جس علی کے فیض سے بنتے رہیں اولیا  
 اُن کے کچھ عادات اور انوار تو دیکھتا

صاحب دل نے دیا جو یا حق کا یہ جواب  
 ہیں دلی اللہ علی شاہ وراثت با یقین  
 کلمہ طیب کو سمجھا اور سمجھا یا ہم  
 ہے یہ سرِ حشمہ ولایت کا اسی فیض سے  
 از طریقِ ان کے در سے کوئی بہٹ سکتا ہیں  
 اس ولی اللہ کے اوصاف کا ہو کیا بیاں  
 مصلحت پر تھی نہ مبنی شہنی و دوستی  
 راہِ حق ہیں نہ ڈرتے تھے کسی سے بھی کبھی  
 لَا فَنَاءَ إِلَّا عَلَى لَا سَيْفٍ إِلَّا ذَوَالْفَقَاءِ  
 مال و زچا ہا نہ دنیا کا کبھی تازہ نگ

اُس بزرگ و برتر و بالا کا یہ ماجرا  
 جن کو تھا علم لدنی فیض بخش مصطفیٰ  
 ہیں یہی شاہِ ولایت بادشاہِ اولیا  
 اولیا سیراب ہوتے آ رہے ہیں بارِ ہا  
 دُور اس دگر جو کوئی ہو نہ پائے راستہ  
 صاحبِ دل پاک باطن سینہ بے کوینہ رہا  
 ظاہر و باطن رہا ہے ایک ہی انکسار  
 جس نے اس کی کشتی کی اُس کو نچا کر دیا  
 شان میں آیا انہیں کچھ تھے ہی شیرِ خدا  
 تھے سخی ایسے نہ اپنے پاس اک حبلہ رکھا

باوجود اس کے خیال تنا بھی کرنا ہو گئے  
 تھی نہ حُب جاہ و دولت تھی نہ دلیر سنی  
 دوسروں کے دوسرا کو نہ پہنچا کچھ گزند  
 تھا ہمیشہ سے یہی بس میر مولا کا شعار  
 نام میں تاثیر ہے اب تک علی کی یاقین  
 جان سے اور مال سے بھی تھا نہ کچھ دین  
 اوجھ کھڑی یہ گویا مددِ مظلومین کو  
 مقتدر حکام کو جس سے پہنچتا تھا ضرر  
 غیر کی خاطر کیا آرام اپنے پر حرام  
 ظلم کا مٹنا تھا مشکل۔ جان پر ایسے بنی  
 زندگی کیلئے کیا ہرگز نہ اپنے واسطے  
 فیض ان کا عام راجھے برسرِ برسر  
 چشمِ باطن سے علی کو دیکھ آئینے نظر  
 دولت و زر کیلئے دشمن وہ اوروں کا ہوا  
 بلکہ محوِ کلمہ طیب وہ رہتے تھے سدا  
 دوران کا جبکہ آیا پس یہ گذرا سانحہ  
 ہر کسی گرتے کی وہ کرتے مدد بے انتہا  
 یا علی جس نے کہا بس پار بیڑا ہو گیا  
 ہر کسی کی بھی مدد کرنا انہیں کا کام تھا  
 بعد عثمان جب خلافت پر ہوے جلوہ نما  
 اس لئے جنگ و جدل میں شخص کو شیر خدا  
 تھی غرض اتنی نہ ملے زندگی تک ماسوا  
 خیل تھا انکی شہادتیں انکی ذات سے کا  
 پھر عداوت دوسروں کو کیا انہیں چھوڑا  
 دوست دشمن ایک میں پیش شہید کا  
 چشمِ ظاہر سے علی کا کچھ نہ جانے نہ تیرے

بھید کلمہ کے قصہ کے کہانی بہ آفتاب

بہر اللہ محمد۔ یا۔ سر

## (۳۶) قوتِ باطنی

غیر حق ہرگز نہیں سجدہ کسی کو بھی روا  
یہ بشرِ حق کا خلیفہ اشرف مخلوق ہے  
جس کو حاصلِ قادرِ مطلق کی ہیں۔ قدرتیں  
ظاہر و باطن میں اسکی ہیں بہت قیمتی  
ظاہری قوت کا اندازہ اسی سے ہو سکے  
باطنی قوت کے جوہر ہیں انسان میں  
غیر معمولی قوت نظر کے کھیل سے  
دم کو قابو میں جو لائے جس دم کر کے کوئی  
اور ان دونوں سے بالاتر دل کا کھیل  
جو سبھی اعضاء کو دل سے خون کی تقسیم ہو  
ہے جو اک عضوِ ریسہ یہ دل نازک تر  
کلمہ طیب سوا قابو میں دل آئے نہیں  
دل مر قابو میں جائے مرے پروردگار  
کلمہ طیب حضرت ہو رہے دل نشنا

لے دیکھو نظم نذر، بینِ فطرت اور دیکھو نظم نمبر ۱۲ وحدت و نبوت کا لازم اور دیکھو نظم نمبر ۱۸ غلبہ و مغلوبہ۔

## (۲۷) راہ طریقت

ہے خدا کے بعد کا درجہ پیمبر کا بڑا  
 ہے نبی ہیں اور ولی فیسقی ہیں طور پر  
 ہوئی صدیق و عادل اور غنی اور شہید  
 جو صداقت میں ہو چکا۔ عدل میں ہو چکا  
 ہو شجاعت اسکی اسی راہ حق میں سر  
 جو بتائے ایک سیدی راہ خلق اللہ کو  
 وحی کے ہیں چار درجہ ہیں اک انجیل  
 جب پیام حق کو لاتے تھے جناب جبریل  
 دو در اور جب ندائے غیب کا ہے سر بسر  
 تیسرا جو ہے ذریعہ خواب کا دہیم خواب  
 آخری درجہ ہے اک لہام کا از حکم حق  
 ماسوا صورت اول۔ بقیہ صورتیں  
 وحی قطعی یقینی ہے نبی پر ہر طرح

خاص بندہ ہے وہی اللہ کا بھیجا ہوا  
 لے کے آتا ہی تازہ شریعت بر ملا  
 متقی معصوم۔ ہو وہ بے گناہ و بی خطا  
 اور غنی ایسا نہ بندہ ہو زور و اموال کا  
 کچھ نہ پروا کہوسی کی اور بے خوف و رجا  
 واقف حکم الہی ہو کے از وحی خدا  
 ہے فرشتہ ہو خدا کا حامل وحی خدا  
 لرزہ بر اندام۔ ہوتی اک غشی۔ بر طے  
 طور پر مومن کو جیسے غیب کی آئی ندا  
 جیسے ابراہیم پر ظاہر ہو اک خواب تھا  
 خود بخود آجائے دل میں غیب حق کئی  
 اولیا اللہ کو حاصل ہیں از فضل خدا  
 اور ولی اللہ کو لہام طہنی ہے ملا

۱۔ رسلہ و کینکم (۷۲) و حق تعالیٰ انبیاء برگزیدہ میں تصدیق فرمت ہوئی و تصدیق فرمت ابراہیم علیہ السلام و کینکم (۷۲) و حق تعالیٰ انبیاء برگزیدہ میں تصدیق فرمت ہوئی و تصدیق فرمت ابراہیم علیہ السلام



وحی سے انکار موجب کفر کا ہے بالیقین  
 سائل کامل شریعت کا فقیہ و رازداں  
 جس کے سر شہید علی شاہ ولایت یقین  
 ذات سے انکی نکل آئے ہیں یہ دوا و سلسلہ  
 پنجتن میں ہیں۔ محمد اور علی و فاطمہ  
 تا بہ ہمدی ہیں امام مجتوبہ بارہ امام  
 از طریقہ ہیں دلی کے بھی مانع برسر  
 غوث اعظم تھے ولی امتد محی الدین پیر  
 غوث کے ہیں بعد اوتا و اور ابدال قطب  
 ہے ذرا کوئی بھی خالی نہ ان اصحاب سے

حضرت مامی یہ ہو جائے کہم کی ایک انبار  
 اسے خدا سے پاک بہر انبیاء اولیا

## (۲۸) صاحب دل

ظاہر میں کسی کو نہیں نہ دہم و گمان  
 کیا خیر تم کو کہ اس پر دہیں کیا رحمان  
 جس سے تم کو جس کو بھی نہ سمجھو نہ گویا

رہے دھوکے میں دکھا دُصاحبِ دل کا نہ دل  
صاحبِ دل کا جو دل لہجہ لرزے آسمان  
از ہزاران کتبہ یک دل بہترست و بہتر  
دل بدست آور کہ حج اکبرست لے ہزار

## ۲۹) وقتِ سحر

نور کا وقت یہ ہر سوتے ہو کیا وقتِ سحر  
جاگنے والو کو کھلتا ہے خدا وقتِ سحر  
آ رہی ہے جو نظر شانِ خدا وقتِ سحر  
نورِ حق چار طرف بھیل گیا وقتِ سحر  
بال و پر کھولے ہو کر چیخے کرتے ہیں سہی  
یا دِ معبود میں مرغِ ابلِ ہوا وقتِ سحر  
فاختہ کہتی ہے حق سرِ قمری ہو ہو  
ساری چڑیاں بن چوں کی صدا دے سحر  
نورِ حق منہ پہ تازی کے دیکھ کر ہو عیاں  
فرضِ حسن کیا سجدہ بخدا وقتِ سحر  
حق نے فرمایا قرآن میں سخنِ اقرب  
ہوے حاصل بخدا قربِ خدا وقتِ سحر  
لا الہ کچھ نہیں ہے سچے پھر لا الہ  
کر تو اثباتِ نفیِ مذہبِ گنا وقتِ سحر  
ہر دم اللہ کہیں تو کر کریں اللہ ہو  
زنگِ آئینہ دل ہو صفا رشتہ سحر  
ہو مراقب بہ فنا دل کو بنا جامِ جم  
لا الہ کا رہے انفس کھنچا وقتِ سحر  
شاہِ ولولہ لے لے ریشِ منظم پہ ترا  
شکر کرتے ہیں تو رشتہ بھی لا الہ وقتِ سحر  
ہے نمونہ ہی فردوسِ ابریا کا د اللہ  
دیکھ لیں رونما انداز میں روزِ وقتِ سحر  
جہرِ دہرہ نکلیں انہ جنت میں ہوں روزِ وقتِ سحر  
ہرے مقبولِ خدا بابِ اجابت ہو د  
ایک تو یہ وقتِ سحر ہے سدا سدا سحر  
جو اٹھیں رشتہ دہا بہرِ دہا وقتِ سحر

یا الہی تیرے محبوب کے صدقہ سے مرا خاتمہ خیر ہو بس ہے یہ دعا وقتِ سحر  
 بعد مرنیکے مری خاک کو لے جا کے صبا روضہ پاک کے اطراف پھر اوقتِ سحر  
 احمد ختمِ رسل پر معہ آل و اصحاب بیجو صلوٰۃ بصد صدق و صفا وقتِ سحر  
 آرزو ہے یہی نصرت کی مدینہ جا کر  
 خاص روضہ پہ کہوں صل علی وقتِ سحر

## (۳۰) اطاعت

کرا طاعت تو خدا کی اور رسول اللہ کی بعد ان کے ہر اطاعت فرضِ نبی شاہ کی  
 حکیم قرآنی سے پس ثابت ہوا نصرت یہی ہے اطاعت فرض ہم پر آصف و مجاہد کی

## (۳۱) اعمالِ نیک

جو کما ئینگے آج کھائیں گے ساتھ لائے نہ لیکے جائیں گے  
 دونوں عالم میں نصرتِ ناداں نیک اعمال کام آئیں گے

## ۱۳۲ اعتبار و صداقت

نیا کھڑی ہوئی ہے فقط اعتبار پر  
و اعتبار رکھو وہ نظروں سے گریں  
اس کا نہ اعتبار ہو اس کا کوئی نہیں  
بے اعتبار کو کبھی دنیا ملے نہ دیں  
کیا خوب ہے یہ قول کسی ہوشمند کا  
پسہ گرہ کا جائے تو ہرگز نہ کر مال  
صحت جواب ہے تو ہر سال نہ ہو کبھی  
لیکن ہے اعتبار بڑی چیز اے عزیز  
سر جاکبھی تو جائے یہ جائے نہ اعتبار

ہر ایک کا روبرو اسی پر ہے منہ  
کام آئے کچھ نہ دولت و خست کچھ نہ  
اپنے پرانے سب منتظر ہوں سر بسر  
بیزار اس سے کیوں نہ رہیں مادر و پدر  
یہ قول لوح دل پہ ہو کا نقش فی الجہر  
پیسہ کی کیا کمی ہے اگر ہے تو معتبر  
دنیا میں ہیں بہت سی اطباء ناسور  
یہ ایک بار جائے تو آئے نہ عمر بھر  
بے اعتبار جھینے سے مرنا پسند کر

سچائی اعتبار کی روشن کلید ہے  
اک جھوٹ کی تباہ میں سو جھوٹ تو کہے  
جھوٹے پہ چوٹ سیر ہو لعنت خدا  
سچے کے سر پہ سایہ فکں رحمت خدا

ہے جھوٹ اعتبار کی دشمن صریح تر  
آخر میں جھوٹ جھوٹ ہی قصہ مختصر  
ہر ایک جا ذلیل ہو بیچ رہے نظر  
ہر جائے سرخوردہ سب ہیں ذی اثر

اب تو بتا کہ سچ میں مزا ہی کہ جھوٹ میں      ان ہیں سے ایک راستہ تو اختیار کر  
 بھولے سے جھوٹ آئے زباں پر کھینچ نہیں      دورنگی چھوڑا اور ہواک رنگ رہے  
 ورنہ رہے ادھر نہ ادھر بیچ میں ادھر      دنیا ملے نہ دین گئی عجب گند

## (۳۳) پردہ پوشی

یہ موئی سو کچھ پنہاں ضعیفی ہو نہیں سکتی      جو نقلی چیز ہے ہرگز وہ اصلی ہو نہیں سکتی  
 وہی ستار رکھتا ہے ہمارے عجیب پردے میں      لباسِ فاخرہ سے پردہ پوشی ہو نہیں سکتی

## (۳۴) ہر وہ غمزدگی

پیارے باتوں پر استہساں ہے دنیا میں تو ہر غمزدگی      ہر بار باغِ خالِ عجب ہو تو مصائبِ باغِ عجب  
 ہر وہ غمزدگی ہے جو ہر روز ہر لمحہ ہر آن      ہر روز ہر لمحہ ہر آن ہر آن ہر آن

## (۳۵) نرم گفتار

زبان کی ساخت یہی کہہ رہی ہو مگر کہو نہ نرم میں ہوں کرو مجھ سے نرم نہ گفتار  
اگرچہ کچا چبانے کو دانت ہیں تیز مگر نہ غصہ مجھے آئے ہوں نہ میں ہیرا

## (۳۶) بھلائی کا ایک لفظ

بھلائی کسی کی اگر چاہتے ہو یہی کام آئیگی نیکی کسی کی  
بھلائی کا اک لفظ بہتر ہے اس کہ تعریف ہو لمبی چوڑی کسی کی

## (۳۷) اخلاق کا ثمر

ہر ابھرار ہے جب تک رختِ خوش خلقی ثمر یہ اُس کا ہے ہر دلعزیزِ عالم ہو  
ہر ایک کام ترا لوگ سمجھیں اپنا کام ہر ایک کام بنے تیرا ایک ہو یا دو

بجائے اس کے تودار ہو جو بد خلقی      تو سب کو تجھ سے ہونفرت تھو کہیں بد  
جو کام بنتا بھی آئے ترا تو ایک نہ ایک      موافق ہو یا مخالف۔ بگاڑ دے اس کا  
بھلائی جبکہ نہیں نے کی کسی سے بھی      بھلا اُمید بھلائی کسی سے کیسی ہو

## (۳۸) لطف زندگی

اگر تم چاہتے ہو زندگی لطف گذر      کسی کے ہو رہو۔ اپنا کسی کو یا بنا رکھو  
اگر تم چاہتے ہو زندگی بدمرہ گذر      ہر اک دشمنی کر کے عدد اپنا بنا رکھو

## (۳۹) بد گوئی

منہ سوائی بانگلے ہر گھڑی لے خوش سیر      جس سے خوش ہوں گے نہ دیکھوں دور  
کام کرا یا ملے جس کا مٹا اچھا تجھ      کر نہ ایسا کام جس سے کچھ نہ حاصل ہو مٹ  
ہے کسی کا قول زریں سن گوشت دل فرا      چور سے بدتر سمجھ بدگو کو لے والا گھر  
جیب خالی کر کے میرا اپنا بہتر جیب ہے      ہے یہی چوری کا مقصد چور کا ہی بہتر  
لیکن اس بدگو کو کیا کہئے عجب بواہوں      مجھ سے پاکستا نہیں کچھ نیک نامی جھین کر

## (۴۰) چراغِ علم

چراغِ علم سے روشن نہ ہو تو ہر دماغ  
جوا لے روشنیِ علم - بھڑکے نظر آئے  
بس ایک مکان بہت تنگ اور بہت تاریک  
ہر ایک راہ ترقی ہزار ہو باریک  
ہے بادشاہ تو فقط اپنے ملک کا سردار  
ہے عالموں کی حکومت تمام دنیا پر

## (۴۱) شاہِ اوقی

تو بلندی کا ہے اگر طالع  
کام سے پہلے سو بیچ لے انجام  
چھوڑ آرام نام کر کے دکھا  
سخت سے سخت کام کر کے دکھا  
تجھ کو مل جائے گا ضرور صلہ  
جو ہے جو بندہ وہ ہے یا بندہ  
رائیگاں جائیگی نہیں محنت  
دیگا ثمرہ خدا لے بخشدہ

## (۴۲) خیرِ الامور اوسطہا

زحماوشی زیادہ ہو بہائے کم کی فیصلہ ہے  
لجابت سے نہ آنکھوں سے گرد اور تم نہ ہو  
زیادہ گفتگو بھی بیوقوفی کی علامت ہے  
بو خیر الامور اوسطہ اسی میں رہی عزت ہے



## (۴۳) عجبت

کدام میں عجبت نہ ہو جو عاقبت اندیش ہو کام شیطان کا ہے عجبت میں سے جو دور  
صبر و سہم کے تلخ لیکن ہے بڑا شیریں ثمر دیر آید اور درست آید منسل مشورہ ہے

## (۴۴) مشورہ

ہو تم کیسے ہی لائق اور فائق اور جہانگیر ولیکن ہو بشر آخر کرو ہرگز نہ خود رانی  
کسی سے مشورہ لیکر کرو ہر کام تم اپنا وہی بات چھی ہوتی ہو جو ہر اک کے پند آئی  
ولیکن جو خاشاد خوردشمن مشورہ دینے

خلاف معنی والا نہیں اک لفظ بولتے

خاشاد خوردشمن کا رہ گیا ایک ہشیارہ اگرچہ ہیں یہ دونوں بھی الگ لیکن بھیگا  
بگڑ جائیں تمہارا کام تو اس کی نہیں آوا ہو دشمن خوش خاشاد خورد کچھ باتیں ناوینکا

یہ دونوں کو بھی چھوڑ تلخ دے جو مشورہ تم کو

اُسی آزاد کی سن لو جس میں فائدہ تم کو

جو ہوگی بات کر دی پھل ہی دیگی تمہیں تمہارا دوست جو ہوگا وہی کر دیں گی

## (۴۵) آہِ مظلوم

دشن کی مصیبت پہ نہ خوش ہوئے ہرگز اور اپنی مصیبت کو فراموش نہ کیجے  
کہتا ہے بڑا وہ تو سنو ہے وہ بے لادل لذت ہے اسی میں اُسے خاموش کیجے  
چھیڑو نہ اُسے ورنہ وہ دو آتش فریاد کر دیگی فنا آپ کو بھی خوب رکھو یاد  
مظلوم کی اک آہ فلک کو بھی جلا آہِ دلِ مظلوم سے اللہ بچائے

## (۴۶) شبہ

شبہ کو رنگ کی دیوار بہرِ شر سمجھو عمارت اس پہ بنا کر کوئی اگر ہے  
کہ بیدار بے بنیاد اسکی نہ ستم کو کچھ بھی سمجھا نہیں جا ہے خوب ہے  
دعا ہے کوئی نہ ہو تیلے وہم کجاں مریض وہم کی صحت کی کوئی آشنائی  
یہ وہ مرض ہے کہ جس کا نہیں علاج کوئی دوا وہم تو لقمان کے بھی پاس نہ آئے

## (۴۷) اسراف بچا

بہترین انسان سب سے بھی مردِ ذکی اپنی آمد سے جو کچھ نصف خرچِ لازم

بدترین انسان سب میں وہ مرد بیوقوف  
 ہے اگر آمد کے اندر خرچ بے خوفہ خطر  
 اپنی آمد سے زیادہ خرچ رکھے سرسری  
 ہونہ میخواری و عیاشی سے بدنامی بھی  
 ہے اگر آمد سے افزوں خرچ تو بے شرم و شک  
 پابجائی کیلئے آفت پر آفت آئیگی  
 و نہ کرنا ہو کرے وہ کام با مکر و فریب  
 قتل ہو۔ غارت گری ہو۔ رہنری کچھ بھی  
 لئے اسراف بیجا کو یہ کہنا ہے بجا۔  
 ہے یہی ام الجرائم لازمی و لا بدی

## (۴۸) شرافت کی کسوٹی

شرافت رذالت کو پہچاننے کی  
 کسوٹی ہے زر اس کو کچھ جانتے ہو  
 لہ اس پر نظر آئے کھوٹا گھر اسب  
 اگر امتحان کر کے پہچانتے ہو

## (۴۹) پیش خیمہ بدبختی

کاہلی و غم و ر و بد خلقی  
 جن سے ہرگز نہیں خدا راضی  
 پیش خیمہ بدبختی یہ مصیبت کا  
 جو دکھائے گا ر و بدبختی

## (۵۰) جوانی

اے جوانی سچ بتا کیا چیز تیرے چہرے کی  
 ہے جوانی گرچہ دیوانی مثل مشہور ہے  
 کیسے کیسوں کو کیا تو نے گرفتار بلا  
 باوجود اسکے تجھی پر شیفہ ہے سب جہاں  
 ہے کشش تیری عیاں اس کو کسی ہو چھپا  
 بچو بچو جس نے کچھ لذت تری پائی نہیں  
 اور بوڑھا عمر کو اپنی گھٹا کر ہی بتاے  
 ہے سب اس کا یہی کچھ بھی نہیں اسکے سوا  
 قوت برقی وہ ہے جس پر ہر دنیا کا مدار

جسکو دیکھو تیرا دیوانہ ہوا ہے رشاقہ کی  
 دور میں تیری نہیں کچھ سوجھتی کھوٹی کھری  
 تیری آنکھوں میں ہے پردہ کیونہ ہو پردہ دی  
 ہے عجب انداز تیرا۔ ہی عجب عشوہ گری  
 عمر کیا ہے آپ کی کہنے بصد دانش وری  
 وہ یہی کہدے عمر کو اپنی بڑھاکر مری  
 ہر کوئی دل سے ہمیشہ دھونڈ کر تیری ہستی  
 بھر جوانی میں ہے پوری قوت برقی بھری  
 ہے اسی سے پیکر انسان کی ہر دو گز

## (۵۱) تماشہ بینی

جوش کا ہے یہ زمانہ ہر عجب و عہد شباب  
 اس تماشہ کا ہر عالم کے تماشوں کی بھی  
 رفتہ رفتہ جب گئی ساری جوانی کی بہار  
 دیکھنے میں جو تماشہ ہم کو دیتا تھا مزا

ہے اسی موسم میں حال اس کو  
 ہونہ سیری بلکہ افزوں شوق ہو  
 خود بخود مردہ دلی چھاتی ہو  
 وہ تماشہ دیکھنا اب تو غدار

نہ سہ ماہیہ منہ سے یہ نکلا برجل  
ہو تھامتا پہنچے ہوتا تھا نہیں ہے آج ان  
نہ سہ ماہیہ تو رہی۔ ہے بلکہ اس محبوب تر  
ہاں نہ پہنچے آج تک کی استہیاء ہے۔ کہ

## (۵۲) مناظرہ تقدیر و تدبیر

جھگڑ رہے تھے آپس میں قسمت و تدبیر  
پکار کر کہا تدبیر سے یہ قسمت نے  
نہ کام مینڈ کی کو بھی ہوا ہے کو کیا خوب  
جو چاہوں میں تو گدا کو بھی پادشاہ کروں  
کروں امیر کو اک لہں میں مثال غریب  
مرسہ ہی نام کا ڈنکا بجا ہے چار طرف  
یہ سن سہ غیض سخن تدبیر نے پکارا و عشا  
یہ تیج مثل ہے بڑے بول کا ہر سر نیچا  
جو چاہوں میں تو مسخر کروں جہاں را  
نہیں ہوں تو ہوا کم میں ملک تاراج  
نہیں رہوں تو ہو باد زر کے سوا باب  
تو ایک ملک کی حاکم ہو بن ارکی ہو

غریب ہوتا ہے کس کی طرف مثال ہیر  
خدا کی شان سپر سے رد و تری تفریب  
ہمارے ہمسری ہاں نہ پتہ نہ ہوا دہانچہ  
جو چاہوں میں تو کروں پادشاہ کو بھی غریب  
کروں غریب کو اک لہں میں مثال ہیر  
بعز وجاہ زمانہ میں ہے مری تشہیر  
زباں بھال وراور نہ پایگی تعزیر  
نہ جائیگی کبھی نخت بھری تری تقریر  
مرے بغیر تو کس کام کی ہوئے تقدیر  
جو میں ہوں کرے شاہ ملک کو تسخیر  
جو میں ہوں تو فلاح و دکھاؤ کو تسخیر  
کیا ہے سحر فقط تیرا ہند کو تسخیر

جو یہ قوفہ محض نہیں وہی اس سے اسیر  
 گئے جھکڑتے ہوئے رو روئے عقل پر  
 تو چو پتی ہی جو اصوات سے تو اسے تقدیر  
 انیس کے ہر اکرام میں نہیں ہے گذیر  
 جو پانی دینے کی معلوم ہوں نہیں تدبیر  
 جو وہ بتائے نہیں اپنی رائے عالمگیر  
 میں کہتے قاسم نسیم تجھ کو کو دک و پیر  
 زیادہ اور کروں ذکر کیا ترا شہیر  
 نتیجہ ہے اسی تدبیر نیک کا تقیر  
 نہ کار گر ہونے نہ تو جانے تقدیر

جو غلام نہیں ہے نہ تجھ پر تکیہ دے  
 جب اس کا فیصلہ قطعی ہوا نہ آپس میں  
 نہایت تیش نے رونوں کا مدعا سن کر  
 صحیح بیان ہے تدبیر کا دودخ نہیں  
 اناج کھیت میں کس طرح چھڑکا جائیگا  
 وہاں سے کانٹے پھسل کس طرح تو کہہ  
 اناج بعد مشقت کے جب ہوا تیار  
 لہو لگا کے شہیدوں میں نام کرتی ہے  
 بڑا تومان دیا خوش ہو میں کہو گی ضرور  
 مقدم امر ہے تدبیر پہلے اے نصرت

## مسئلہ (۵۳) قومی اتفاق

تخیل ملک کی ہے بنا اتفاق سے پلئے زمانہ بھر کی ہوا اتفاق سے  
 کیا کچھ جہاں میں نہ ہوا اتفاق سے قائم جہاں ہے بعد اتفاق سے  
 جاہ و چشم کی روح رواں اتفاق ہے  
 فضل خدا وہاں ہے جہاں اتفاق ہے

ہم ان اتفاق عناصر اگر ہم شکل بننے میں بھیج دیکھتے نہ ہم  
 اتفاق ان میں کچھ بھی ہویش و کم پھر اس دن ہزاروں لیل مرغل کے ستم  
 یاد آئی ایک بات جسے اتفاق کہتے ہیں

ہندوستان آباد ہوا ہے، اتفاق سے

ہم ان اتفاق جو جب تک نہ یکدلی یکدل ہوں، تو سب کا ہونہر بھی ایک  
 کہے ہوں اک ہمارے خیالات مذہبی ناجی تو سمجھیں آپ کو غیروں کو دوزخی  
 اس فرق سے نجات ہماری محال ہے

جب تک کہ جبل بغض کا ہمیں کمال ہے

عالم میں علم پر ہے فقط عقل کا مدار اور عقل ہی سے چلتے ہیں دنیا کے کاروبار  
 عقل ایسی چیز ہے دنیا میں آشکار ہم بھی کریں سمجھنے کی کوشش ہزار بار  
 ہم کو خدا نے مادہ عقل بھی دیا  
 اور طرفہ یہ کہ اشرف مخلوق بھی کیا

انوس ہو کہ اشرف مخلوق یہ بشر بدتر ہوا ہے ساری خدائی ہو اس قدر  
 محنت بغیر وحش بھی کرتے ہیں بسر اور کاہلی ہماری ہے کا نقش فی الجبر

ہر اک کے دل میں خواہش جاگیر و مال ہے

کوش ہو اس کے ساتھ یہ امر محال ہے

ہوتی زمین گر متحرک نہ بار بار لیل و نہار ہوتے نہ عالم میں آشکار

ہوتا نہ دن تو چلتے نہ دنیا کے کاروبار ہوتی نہ شب تو ملتی نہ آسائش و قرار

دنیا کی بات بات پہ ہم سب کریں جو غور

حاصل آپ ہوتی جائیں بھی مشکلیں بغور

ہوتی ہے جس اناج سے ہم سب کی زندگی ظاہر ہو کیفیت کچھ اگر اس کے نشو و

ہوا آشکار ہم پہ سبھی حالتِ خفی ہیں جتنی چیزیں دہریس ہیں کام کی بھی

ہر آدمی جو جس سے شکم سیر دیکھنا

سمجھے نہ اُس کا راز یہ اندھیر دیکھنا

بر سے نہ پانی ابر نہ جنبش اگر کرے پانی نہ چو تو سبزہ یہ کس طرح سے اُگے

ساکت جو ایک جا پہ باد صبار ہے نشو و نما نہ روح نباتی کو پھر ملے

خوشہ میں رنگ و ذائقہ پیدا ہوا ہے

اور ہر اُس کے زہر کو مارے نگاہ سے

مصرفِ کار دہریں ہر اک ہے لاکھام اور لطفِ خاص یہ کہ اک ہے ہر اک کا کام

جب جانتے ہیں سب کے جدا کام ہیں افسوس کیوں ترک کریں ہم خیالِ خام

کیوں ہم ملازمت کے بھروسہ پہی ہیں

کیوں پھر ترقیاتِ تجارت نہ ہم کریں

بلخ جہاں میں نخلِ تجارت ہے بارو راعب اگر زمانہ دلِ جاں سے ہوا دھرو

ہر ایک کی ہوشاخی تمنا وہ سبز تر جس سے طرح طرح کے ہوں حاصل گلِ نثر



نخلِ امیر چنا چنتہ ہو نگر ہر اچھرا  
 تدبیر اور کوئی نہیں آس کے بس سوا  
 تمواری کو دیکھیں اگر ساری شاہین  
 موجود آئیں جو ہر ذاتی ہیں بالیقین  
 جان سے زیادہ جو ہر بچان ہے لاشیں  
 اور ہم میں حیف جو ہر انسانیت نہیں  
 جو ہر دکھا و صنعت و حرفت میں کد کرو  
 تم اپنے سر سے آفتِ افلاس رو کرو  
 کیا قہر ہے کہ بدیشہ اسلاف چھوڑ کر  
 سمجھے ہوئے ہیں عیب کو ہم اپنا بھڑ  
 کچھ ایسی قدرِ صنعت و حرفت تھی پیشتر  
 کرتا تھا اپنی جان فدا اس پہ ہر بشر  
 شہرہ ہماری قوم کا تھا خاص و عام میں  
 سگہ جا ہوا تھا ہمارا نام میں  
 حالت پہ قوم کی پیشل سچ ہے آشکار  
 علم و عمل میں ایک معلم تھا نامدار  
 تعلیم اس سے پاتے تھے شاگرد بے شمار  
 دورِ فلک سے اب یہ ہوا اس کا حال  
 بگڑا دماغ ایسا نہ کچھ وہ سمجھ سکے  
 شاگرد اس کے دیتے ہیں اُلٹے سبق اسے  
 ایسا ہی اپنی قوم کا ہے حال زار اب  
 دنیا کے ہم میں حیف ہیں پیدا عیوب  
 غلطان ہیں لہو لعب میں ہم بندگانِ رب  
 اس پر قدیم رسم کی پابندیاں غنیمت  
 اٹ جائے گھر بلا سے مشغلت رہے مگر  
 اک جھٹکا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا

ہو جائے گر رویہ درست انہی کا ہو دور بد خیال کہیں وہیں کا  
دنیا میں ہر فساد جو زلزلہ زمین کا ہے مانع ترقی یہی سائیں کا  
باغ جہاں سے دور خزانِ نفاق ہو

گلہ ستہ مراد گُلِ اتفاق ہو

طوفان ہے نفاق کا زور و نپا سقہ ورطہ میں اب ہر کشتی اسلام اٹھ  
ہر ایک لفظ موجِ حوادث کا ہر خطر آتا نہیں ہر ساحل مقصد کہیں نظر  
بیڑا ہو پار خاکِ جنسان ہوں ایسے کم

حسنِ پاس کم سے کم نہ ہوں دو چار بھی حرم

سوتن ہو جب کیسے ہو آرام سے بسر چھوٹا نہ رات دن کی لڑائی ہو کوئی گھر  
دنیا میں ایسے آئینے جو ان کم نظر جن میں کہ سوت کی نہ رقابت ہو جلوہ گر  
اک کن ہو گر ٹینگ کو ہوتا نہیں قرار

سو کن جو ہو تو پھر اسے کیا ہو کہیں قرار

شوہر ہی جب ہو عورتوں کا جنک سبب تو دیکھ ان کے شوہر نازاں ہو دو کب  
دو بیبیوں کے واسطے سچ ہو مثلِ ایب اک دست کھوکے پیدا دو دشمن لگنے غضب

اک جائے آگ پانی کا کس طرح ہو قیام

کب کوئی سوت سوت سے ملکر رہے دم

کرنے سے دو حرم کے سہی باز آئیں جب قانع رہیں گے ایک ہی بی بی بی طلب

پھر غم جو رتوں پہ کہیں بزدنگاہ کب ہاں جائی تب کو سمجھیں گے ہم بندگانِ آج

پیشگیں میں نہ یہ جنگ و جہل رہے

اشک و حسد کا پھر نہ دلول لکھا ہے

نہ اس طرح سے جبکہ ہر کالائفاک کا چہرہ لگی سر پہ سیاقِ کن رحمتِ خدا

ہر دل بہر اتفاق کا پیدا ہو و لولہ ملکہ ہنسی خوشی سے کہیں ہم بھی مر حیا

شہرہ ہمارے خلق کا پھر دور دور ہو

آوازہ اس کا غیر کو آوازِ صو رہو

ہم سب کا جبکہ صاف ہے دل ہر ایک ہر ایک دستِ دلی ہر ایک کا رہے

جب دوستِ دلی ہوں سہی ایک ایک کے نقصان کا کب کیلے ارادہ کوئی کرے

چاہے نہ نفعِ دوست کے نقصان کوئی

باہم کرے دریغ نہ پھر جان سے کوئی

ہو جائیں ہم تمام اگر دوستِ دلی اخوانِ دوست سر کھیں اپنا کمال بھی

جو جانتا ہو بات چسپائے نہ وہ کبھی ہم پیشے سے رکھیں گانہ ہم پیشے دشمنی

ہو اتفاق ہم میں اگر قصصِ حزیں

مکن ہر اک کام ہو مکن جواب نہیں

## (۵۴) تجارت

بہتر یہ نہیں کام تجارت سے کوئی بیکار نہ اپنی عمر گزارے بیکار ہرگز نہیں جی چرائے محنت سے کوئی

## (۵۵) صنعت و حرفت

ہر طرح گزارے عمر محنت ہی میں صنعت حرفت میں یا تجارت ہی میں ہر طرح سے انسان کرے فکر و مشاغل غافل نہ رہے عیش و مسرت ہی میں

## (۵۶) نیرنگ شام و سحر

سماں عجیب نظر آ رہا ہے وقت سحر بجھی ہوئی ہے ہر اک سمت نور کی چادر ہر ایک طالبِ حقیقت نہ کیوں ہو پھر بیدار کہ لوٹ ہو گیا نخل کا خواب سبز پر بنی ہے صورت جاوید کش صبا اسم غبار و گرد سے ہیں صاف برگ بار شجر طیور نعمہ طرازِ شنائے خالق ہیں خوشی سے کرتے ہیں کیا چھپے درختوں پر کچھ اس طریق سے جو نشانے خالق ہیں کہ اُن کو اپنے سراپا کی کچھ نہیں ہے خبر اذال کی سنتے ہی آواز مسجد و مکی طرف چلے ہیں نیند کے ماتے بھی آنکھیں مل کر وہ وقت صبح کا اور آفتاب کا وہ طلوع عجب سماں نظر آتا ہے اور عجب منظر رہی نہ نام کو ظلمت جہاں میں ڈرہ بھر ضیا جو مہر منور کی چار سو پھیلی ہوئی ہے خلق خدا کا روبرو میں مصروف ہوئے ہیں فکر و معیشت میں محو جلد بشر

دکانہ اربھی اپنی دکان کھولے ہو  
ہماری قوم کا بھی آفتاب اوج پر تھا  
جو اتفاق تھا ہم میں تو راستی بھی تھی  
ہماری قوم کے تھے ساتھ صنعت و فخر  
تمام خلق خدا ہم سے سیکھتی تھی سبق  
یہ اوج مہرِ ماضی دو پہر اشوس  
کچھ ایسے لازم و ملزوم ہیں عروج و زوال  
وہی پند سحر کو جو چھپاتے تھے  
اسیر ہو گیا مغرب کے قید خانہ میں  
زوال ساتھ لئے آئی ہے شبِ یحور  
ہر ایک جنس کا بیو پار کرتے ہیں کسر  
نشانِ کوئی ہمارا نہ کوئی بچھا ہمسر  
محبت اور محبت تھی ہم میں سرتاسر  
ہماری قوم کے اقبال و فتح تھے یاد  
ہر ایک شے کی ترقی تھی اپنے پیش نظر  
ہوے زوال کے آثار پھر بنوع دیگر  
کہ شام تک نہ رہا کچھ عروج کا وہ اثر  
بسیر ادھو نڈ رہے ہیں ہر ایک ڈالی پر  
وہ آفتاب جہاں تاب زرد رہو کر  
کرے جہان میں اندھیر جس کی بالکلیے

### قطع

عیوب و ذلت دستی و کاہلی و جہل  
زوال و نکبت و افلاس و عسرت و ادبار  
تعصبات و نفاق و بدی و فتنہ و شر  
جہان کو گمیر لیا سب نے دائرہ بنکر

### قطع

وہ ابرو جو کہ شفق بن کے شام شام کھوتی  
وہی ہے ابرو جو اب شکل تیر گئی بخت  
عجیب رنگ لکھاتا تھا چرخِ اخضر پر  
فلک پہ چھا گیا ادبار کی گھٹا بن کر  
کیسی برق جہالت گری کہ دم بھریں  
ہوا ہے خرمنِ عقل آہ خاک جل بھنکر

جلی ہے سبب و افلاس کی ہو کھنڈ  
 پھر اس جہاں خطا ہے سبب سے  
 نہیں تھا طرباں یہ چرخ روتا ہے  
 ہماری قوم کی غفلت نے کر دیا ثابت  
 ہوا ہے چار سو غفلت کا ایسا ہنگامہ  
 ہم ایسے سوئے ہیں کچھ گھوڑی بیچ کر آیا  
 تمام رات تو گزری ہے خواب غفلت میں  
 ہر ایک قوم ہے مصروف اپنے کام میں  
 سبق وہ دیتے ہیں ہمو کی کسی شرم کی بات  
 اگر تم اب بھی نہ جاگے تو خوب یاد رکھو  
 کہ ایک کی نہیں ہوتی ہر دو سر کو تیر  
 مثل یہ سچ ہے کہ آتی ہر نیند سونی پر  
 جہاں میں ہوتا ہے کچھ نہیں ہر اسکی خبر  
 ہوئی ہے صبح اٹھو اب تو جھوٹ کر بستر  
 اور ایک تم ہو کہ بس جھوٹے نہیں بستر  
 جو بیستاد بنے ہیں میں سے پڑ پڑھ کر  
 بہنوں میں ناؤ یہ ڈوبے گی کھاجلی چکر

جگاؤ قوم کو نصرت یہ تاکجا غفلت

چڑھ آیا دن بہت اور آفتاب سر پر

## (۵۷) بہار و خزاں

خواب غفلت میں رہیں خواب کیھا ناگیا  
 باغ اک آریا نظر بھولا بھلا رشک لہ  
 تھا زمر و پوش سرتا یا ہر اک اسیں خیرت  
 لعل تھا شرمندہ لالہ سہی ہانکے بے گم  
 موتیا۔ بٹو گرا۔ چمپا۔ گل شہو گلاب  
 پھول کی ہر بینکری میں شان حق مٹی شکا  
 تھے شگفتہ ہر طرح کے پھول غوب جو  
 جھکو آتا تھا نظر ہر شے میں قدرت کار

موج گلگشت میں تھا میں نیا اک گل گھلا  
 ایک جھڑٹ بجو پر یوں کا نظر آیا دل  
 غور سے دیکھا تو ہر اک پر سیکر مثل ماہ  
 گرد اس کے مثل انجم جمع تھیں ہم جھولیا  
 آگے آگے عورتوں کے مرد بھی دوچار تھے  
 سب کمر بستہ سودب خوبصورت لو جو اُن  
 سب کے چہروں پر تھی کچھ افسردگی چھائی ہوئی  
 اُن کو ہر خوفِ عدو طیاف ہوتا تھا عیاں  
 جب نظر مجھ پر پڑی ان کی پھر تو ہاتھوں  
 مالک کے روبرو لیکر گئے دامن کش  
 اک بھری وہ آہ سرد اپنے دل دروست  
 یاس سے وہ دیکھ کر مجھ کو ہوئی یوں گل فشا  
 ایک دم کی مہمان ہوں جا ملنی کا وقت ہے  
 حیف وقتِ آخری آئے ہو تم میرے پاس  
 میں نے پوچھا تو کہا یہ گلشنِ اسلام ہے  
 اور بہارِ قوم ہوں میں مرجعِ ہندوستان  
 قطعہ

صنعت و حرفت تجارت فتح و جیتی چاہی  
 عزت و عشرت فلاحت اور ہمدردی بجا  
 نیکنامی دوستی نیکی و فاداری خوشی  
 راستبازی و محبت - خیر خواہی جہاں  
 یہ ترقی یہ قناعت یہ سخا یہ یکدلی  
 جو کھڑی ہیں رد و سب میں مری جمبولیا  
 اتفاق و علم و اقبال و ہنر یہ چار مرد  
 مونس و ہمزاد و ہمدم یہ مہم میں یکساں  
 کچھ بھی میں کہنے نہ پایا تھا کہ اٹھا ایک شور  
 قبلِ رزمی کی صدا جانے لگی تا آسمان  
 تیرا کدل پر لگا بجلی جو چمکی مثل تیغ  
 آسمان پر کھینچ گئی فوراً کمان کہا کشا  
 پھر فلک اترے مریخ و زحل و زہر کیف  
 ایک ایک ہند کا اک کو تو آں سما  
 ہو گئے پھر جمع مرد و زن بالو اے و گر  
 ایک ایک ہند کا اک کو تو آں سما  
 سب کے سب بندل بد صورت مگر تھے پہلو

غول کا غول آگیا غول بیابانی مثال  
 ایک عورت زشت روافسٹھی آگیا دریا  
 اسکے چہرہ سے عیان تھا خزاں ہی اس کا نام  
 جسکی ہمار ہی میں تھے شکل مرد و زن رواں  
 رزم کا بازار فوراً گرم پھر تو ہو گیا  
 لڑنے افواج بہار آئی بہ افواج خزاں  
 حسرتوں کے خون کا دریا بے پایاں بہا  
 وہ چلی تیغ تعصب انکے انکے درمیاں  
 آگئی آقبال کی اودبار کے ہاتھوں اجل  
 اور مہر کے سر پہ مارا عیب نے گردِ گراں  
 اتفاق کل نفاق قوم سے مارا گیا  
 علم کی اور فضل کی لی جہل نے اکدم میں جا  
 خاتمہ انکا ہوا جب نازنیں لڑمیں  
 دست اعدا سے ہوئیں سب زخمی تیر دستان  
 جب فلاح کو ضلالت خلق کو بدلتیں  
 اور کوشش کو کیا پھر کاہلی نے بے نشان  
 اور تجارت کو کیا ناقصیت و جب تک  
 صنعت و حرفت کو غفلت فر کیا پھر عجم جا  
 اور محبت کو عداوت دوستی کو دشمنی  
 اور نکبت نے حمیت کو پچھاڑا ناگہاں  
 اور پھر عزت کو ذلت نے کیا بے خانہاں  
 بیوفائی نے وفاداری کو کھٹا ل کر دیا  
 جھوٹ نے اکدم میں توڑ رستی کے استخوان  
 ہو گئی جستی بھی جستی سے تہہ تیغ اجل  
 اور صبر و قناعت کی بھی بڑھتی جا  
 اور سخاوت کو بخل اور نیکی کو بدی  
 اور ترقی کو نحوست فتح و عظمت کو شکست  
 اور بدنامی نے کھویا نیک نامی کا نشان  
 قید حسرت میں مقید ہو گئی شاہ بہار  
 پھوٹ نے آکر کیا پھر یکدم کو نیچا  
 قید حسرت میں مقید ہو گئی شاہ بہار  
 جب کوئی نمونہ رہا باقی نہ کوئی راہِ راہ  
 تازہ پودوں نے بھی اپنا روپ لا ناگہاں  
 کر دیا شاہ خزاں نے باغ سارا منہدم



سوز کر کاٹنا ہوئے سب فوہلا لائے ہیں  
 بس جگہ تعارض قری اُس جگہ ہر شور و غم  
 آہ بھر کر یہ کہا مجھ سے بہار قوم نے  
 بعد میر یاد آئیگی تمہیں کرنی مری  
 ہو کے قیدی خزاں میں کر رہی ہو اسطر  
 اس بلا قیدی ہو بھی رہا ئی یا نہیں  
 کر کے قیدی لے چلے جسم بہار قوم کو  
 کھل گئی ان کا دوش اس کا کھمیر میری بھری  
 کچھ نہیں اب بھی گیا اب بھٹی خراب ہلت  
 اتنے پر بھی ہو کے غافل کھو کر علم و ہنر  
 باندھ لیں ہمت جو باہم ہم تو پھر کیا دور  
 سرخوردہ گو خزاں کی فوج ہمشکل شفق  
 ہو گیا اس بات پر کھل جہاں کا اتفاق

ہم مسلمانوں کو حاصل ہو وہی پھلا عروج  
 ہے یہ نصرت کی تمنا اے خداؤ دو جہاں

سپیش

# حشر

ایک شب دیکھا کئی اس طرح خواب گئے ال  
تھا سوانیزہ پہ آیا آفتاب تا بدار  
تھا ہر اکے لب پہ جاری نفی نفسی لا مال  
اور وہاں میزان عدل و داد تھا قائم ہوا  
رعے جکے تھے سب لرزا و ترسا ہر قدم  
لے رسولانِ خدا کی اُمت ہائے محشری  
تم نے آکر کیا کیا دنیا میں دوا اسکا جواب  
سن کے یہ آواز دوڑی امت ہر یک نبی  
سب یہودی امت ہوسلی طلب جہنم ہوئے  
حضرت ہوسلی نے ہلکے جوتیا ر استہ  
تجھ کو سمجھا ایک ہوسلی کو کہا تیرا نبی  
ایک چپہ بھرنہ دنیا میں زمیں باقی رہی  
مال و دولت میں ہمارا کوئی بھی ثانی نہیں  
امت عیسائی نصارا کی ہوئی جس دم پکار  
حشر کا میدان اُسکے سامنے ہر یک ل  
لعش وہ پیاس اور وہ دھوپ یا لالیا  
جمع تھے اقوام عالم مضطرب نالہ کن  
تخت پر تھا جلوہ نورِ خدا کے دو جہاں  
یک بیک آواز یہ مجمع میں آئی ناگہاں  
باری و باری آکر دے حساب اپنا یہاں  
کیا ادا تم نے کیا حق خدا - حق جہاں  
باری و باری سر ہر اک نے دیا اپنا بیا  
پیش دا اور جا کے یہ بے دیا اپنا بیا  
ہم رہے قائم اُسی پر اسے خدا دو جہاں  
گو کہ کھو یا ہم نے اپنا ملک و زمام و شال  
لیک دولت کے بدولت ہم ہر شال و مال  
ایک کی اک ہم بد کرتے رہیں ہر زما  
پیش دا اور جا کے اس بھی دیا اپنا بیا

یا الہی اگرچہ قائل ہم رہے تثلیث کے  
ملک گیری میں ہمارا کوئی بھی ثانی نہیں  
سب میں قائل وہ کیا ہو انتظام مملکت  
ہر کسی کو اُس کے مذہب میں کھانا آزاد تر  
بعد سب کے جب ہوئی مرحوم امت کی پکا  
تھے بہتر جو کہ فرقہ مذہب اسلام کے  
ادھ کھڑے وہ سب ہو باغیظ اور باجوز خرو  
جنتی ہیں ہم اور دوسرے ہیں دوزخی  
اس لئے آگے ہمارے منہ کسی کا نہیں  
سب جھگڑتے تھے۔ ہوئی اتنے میں دوبارہ پکا  
بلکہ پہلے سے زیادہ بحث میں سب پڑ گئے  
پھر ہوئی اس امتِ عامی کی سربارہ پکا  
اس پر یہ آواز آئی آگہنگار و سنو  
دین کے قائل رہو گے اور نہ دنیا کے کبھی

لیک تجھ کو ایک سمجھا۔ باپ عیسیٰ کا سچا  
نام روشن ہے ہمارا از زمین تا آسمان  
ہر کسی کو خوش رکھا تھا نظم ایسا بے گنا  
لیک دی ترجیح اپنی قوم کو ہر کسی  
پیش داوران کے چلنے کی ہوئی تیار یا  
مثل بندی میں ہوئی تکرار ان کے دریا  
اور ہر اک فرقہ نے یہ کی بحث سب کے دریا  
راہ حق پائی ہیں بلیقین و بے گنا  
ہم رہنے کے سبے ساری پیشِ خلاق جہاں  
لیک جھگڑے ہوئی فرصت نہیں نکو سنا  
پیش قدمی کی کئے جانے کوشش سب سچا  
لیک جانا تھا نہ کوئی جاسکا ہر گز دھوکا  
اتفاق قوم تم میں ہو نہ جب تک بے گنا  
سہہ ہے جو جس طرح بہتے رہو گے سختیا

کلمہ گویان محمد ایک ہو جائیں سبھی  
یا الہی ہے دعائے نصرت از سوزِ نہا

تَمَّتْ

## اسرار شہادت

ایک عیسائی نے اک دن اک مسلمان کو کہا  
 شہید ہو کر کرب و بلا بے آب و نور  
 اور ہم کہتے ہیں بہر بخشش عیسائیاں  
 ہے نصار کی شفاعت کا ذریعہ اک نبی  
 قابل ترجیح ہو گا اک نبی یا اک امام  
 اُس مسلمان نے دیا اس کا جواب با صواب  
 اصل جزو دین کفارہ تمہارا پاس ہے  
 اس عقیدت میں غلو کر کے خلاف عقل تم  
 برخلاف اس کے ہمارا یہ عقیدہ سب سے  
 گندم از گندم برود جو ز جو سعدی گفت  
 جس کے ہوں اعمال صالح اُس کی بخشش کیلئے  
 لا الہ اور الا اللہ پر ہر اک بشر  
 یا امام دوسرا حضرت حسین ابن علیؑ  
 آپ کا میرا عقیدہ ہے الگ سینے ذرا  
 اس عقیدہ سے جدا ہو کر نہ تم پائیں شفا  
 ہو سمجھتے بد عمل کی بھی نہ تم پائیں سزا  
 پیش نیکی یدی سے ہو نہیں کوئی رہا  
 از مکافات عمل غافل شوائے خوش لقا  
 ہو شہید جو حضرت نے سبق ہم کو دیا  
 ہو رہے ثابت قدم گو جان جائے نارا  
 بخشواد و حضرت عاصی کو بھی روز جزا

## محبت خدا و رسول

رکھ تو اللہ و محمدؐ کی محبت دائمی  
 ہاں جو اس خمہ قائم بہر حب پنجتن  
 شش جہت میں ہیں محمدؐ ہی محمدؐ لا بدی  
 چار سو ہے نور حب جاریان نبیؐ  
 چار گاہ معصوم کی الفت تو نصرت ہر سر  
 ہو بہر گاہ طبع روشن و فضل ایزدی

مصنف کی حسب ذیل کتابیں مصنف سے یا مکتبہ ابراہیم حیدر آبادیہ طبرستان کی ہیں  
 (۱) مجموعہ اصول قانون جس میں قوانین سرکار عالی کی مطابقت قوانین ممالک متحدہ سے کیا گیا  
 تمام قوانین اہم کا پتہ بحوالہ نظر و گشتیات و احکام نافذہ کیا گیا ہے۔ اور دریا کو کوزہ  
 میں بھر دیا گیا ہے۔ فقہی و مبتدی دونوں کے لئے یہ کتاب معین و مددگار ہے اسکی  
 خوبی اعلیٰ ماہرین قانون کی ان تقاریر سے اچھی طرح ظاہر ہو سکتی ہے جو اشتہارات  
 و اخبارات میں شائع ہو چکی ہیں۔ قیمت ۵ روپے و ۵۰

(۲) خلاصہ گشتی عدالت عالیہ بمبئی مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۳۵ء مختلف موجودہ رفتار کار عدالت کے  
 لحاظ سے اس گشتی کی اہمیت پنج و بار سے پوشیدہ نہیں جس گشتی پر پوری طرح عمل پیرا  
 ہونے اور بلا وقت اس کا ہر مضمون بر محل نظر آ جانے کے لئے اس کی مندرجہ قائل  
 کی جا کر ہر ایک کے فرائض ملحدہ ملحدہ اس خلاصہ میں ظاہر کئے گئے ہیں۔ پنج  
 و بار دونوں کے لئے مجید مفید و کارآمد ہے قیمت ۸ روپے

(۳) خیابان فطرت۔ اس کا زیادہ تر حصہ احکام قرآنی سے ماخوذ کیا گیا ہے جس میں  
 اصل اصول اسلام اور اس کی سائنس سے مطابقت اور نہایت جامع و مختصر  
 تاریخ اسلام اور حالات انبیاء علیہ السلام اور دلائل معقول کے ساتھ جذبات  
 فطرت نہایت سلیس عام فہم اردو میں نظم کئے گئے ہیں قیمت ۸ روپے

# قطبہ تاریخ

از مولوی میر حافظ علی صاحب حسرتی

ایں بہترین نسخہ راہ ہدایت است  
آیخ و نام نیک۔ خیابانِ فطرت است  
اے حسرتی خستہ۔ باسجام طبع او  
فصلی سنش بگو چنستانِ نصرت است

۱۳۲۲